بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جس نے ہمیں یہ عزت بخشی کہ ہماری مخلوط صوبائی حکومت اس معزز ایوان کے سامنے اپنا چوتھا بجٹ پیش کر رہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گذار ہوں کہ مجھے بحیثیت وزیر خزانہ اپنا دوسرا بجٹ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جناب سپیکر!

۲۔ حاکمیتِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور اقتدار و اختیار بندوں کے پاس اللہ کی امانت ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ ہم قرآن وسنت کے مطابق اپنی زندگیوں اور حکومتی اُمور کو اللہ کے تابع کر کے ایک ایسا اسلامی معاشرہ تشکیل دیں جس میں شہریوں کے جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت اور فوری انصاف کی فراہمی یقینی ہو۔ صرف ایسے معاشرے میں شہری اپنی صلاحیتوں کے مطابق ملک اور قوم کی ترقی کے لئے کام کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!

۳۔ ایسے معاشرے کی تشکیل کوئی آسان کام نہیں۔ مگر تمام تر کٹھن حالات کے باوجود پچھلے تین سال میں ہماری حکومت عوام اور نظام کی بہتری کے لئے کوشاں رہی ہے۔ جناب وزیر اعلیٰ پرویز خٹک کی پرخلوص اور بصیرت افروز قیادت میں ہم نے اپنی بساط سے بڑھ کر کوشش کی ہے کہ ہم نظام حکومت عمدہ طور پر چلا سکیں اور اس کے لئے ہم نے کئی انقلابی اصلاحات متعارف کروائیں اور عوام کے لئے کئی سود مند اقدامات اٹھائے۔ جن پر عمل درآمد کے نتیجے میں صوبہ خیبر پختونخوا پاکستان کے دوسرے صوبوں کے لئے ایک مثال کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

جناب سپیکر!

۴۔ ہماری صوبائی حکومت نے زندگی کے ہر شعبہ میں اس صوبہ کے عوام کی بہتری اور فلاح کو مدنظر رکھا۔ ان کی بہبود کے لئے وسائل کو کھلے دل کے ساتھ مختص کیا کیوں کہ ہم مخلوق خدا کی خدمت پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر!

۵۔ موجودہ حکومت نے گزشتہ تین سالوں میں کئی ایک اقدامات اور اصلاحات کئے جن کی وجہ سے اس وقت صوبہ اور صوبے کے عوام قدرے بہتر مقام پر کھڑے ہیں۔ ہماری حکومت کی یہ کوشش رہی ہے کہ ہر شعبے میں عوام کو ریلیف مہیا کیا جا سکے۔ جناب سپیکر آپ کے علم میں ہے کہ اس مخلوط حکومت کی پالیسی ترجیحات میں اولین درجہ انسانی وسائل میں سرمایہ کاری کو حاصل ہے۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ صوبے کی ترقی اور روشن مستقبل کے لئے ہمیں آج اور ابھی کی بنیاد پر صوبے کے شہریوں پر سرمایہ کاری کرنی ہے۔ مزید یہ کہ اچھی حاکمیت کے بغیر ہر قسم کی سرمایہ کاری بے کار ہے۔ ہماری بنیادی پالیسی ترجیح یہ ہے کہ صوبے کے نظام سے بدعنوانی، اقرباء پروری اور بدانتظامی جیسی علتوں کو ختم کیا جائے تاکہ صوبے کے محدود وسائل کا بہترین استعمال کیا جا سکے۔ اس ترجیح کی روشنی میں یہ لازم تھا کہ ہم نہ صرف عوام کو حکمرانی میں شریک کریں بلکہ زیادہ سے زیادہ وسائل نچلے درجات پر منتقل بھی کریں۔ اسی طرح احتساب کے بہتر اور زیادہ فعال نظام کی تشکیل بھی اسی ترجیح کے زمرے میں آتی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارا ملک عموماً اور صوبہ خیبر پختونخوا خصوصاً دہشت گردی کے عفریت کی زد میں رہا ہے۔ اس مصیبت نے ہمارے صوبے کی اقتصادیات پر براہ راست اور بالواسطہ بے اندازہ اثرات ڈالے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری پالیسی ترجیحات میں امن وامان، صنعتوں میں سرمایہ کاری اور نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنا بہت اہم ہے۔ ان ترجیحات کے حصول کے لئے صوبے کی پن بجلی اور معدنیات کی دولت کو بروئے کار لانا نہ صرف ضروری ہے بلکہ شاید ہمارا واحد قابل عمل رستہ ہے۔ ترقی کے لئے ماحول کو سازگار بناتے ہوئے ہمیں یہ بھی مدنظر رکھنا ہے کہ ہم اس صوبے کی روایات، اس کے تاریخی سرمائے اور ماحول کو بھی محفوظ رکھیں۔ اس مخلوط حکومت کے پچھلے تین سال کی کارکردگی بیان کردہ ترجیحات پر عملدرآمد کی غماز ہے۔

جناب سپیکر!

٦۔ اب میں مختصراً آپ کے سامنے مختلف شعبوں میں رواں مالی سال 16-2015 کے اہداف اور کامیابیاں پیش کر رہا ہوں۔

۷۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2015-16 کا کل اِبتدائی حجم 174 ارب 88 کروڑ 41 لاکھ روپے تھا، جبکہ نظرِ ثانی شدہ تخمینہ 135 ارب 9 کروڑ 86 لاکھ روپے رہا۔ صوبائی وسائل سے چلنے والے منصوبوں کیلئے 142 ارب روپے رکھے گئے تھے، جسکا نظرِ ثانی شدہ تخمینہ 113 ارب روپے رہا۔ اِسی طرح بیرونی امداد کے منصوبوں کی مد میں 32 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کیے گئے تھے، جبکہ نظرِ ثانی شدہ رقم 16 ارب 82 کروڑ 27 لاکھ روپے رہی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 1553 تھی، اِن میں سے 915 جاری اور 638 نئے منصوبے تھے۔ ان منصوبوں میں مالی سال کے آخر تک 229 منصوبے مکمل ہوئے۔ ترقیاتی بجٹ پر یہ کارکردگی اخراجات اور منصوبوں کی تکمیل کے حوالے سے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں کہیں بہتر ہے۔

جناب سپیکر!

۸۔ موجودہ حکومت نے رواں مالی سال صحت کے میدان میں درج ذیل انقلابی اقدامات کئے ہیں۔

- ☆ 104 منصوبوں کے لیے 8 ارب 28 کروڑ روپے مختص کیے گئے۔
- ☆ رواں سال کے دوران صوبے میں ڈاکٹروں کی 15 سو سے زائد آسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔ اسی طرح پیرامیڈیکس کی 11 سو سے زیادہ اور نرسوں کی 450 سے زائد آسامیوں پر بھرتی کی جارہی ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں صوبے کے تقریباً تمام طبی مراکز میں عملے کی موجودگی یقینی ہو جائے گی۔
- ☆ چار Medical Teaching Insititutes سمیت ضلعی اور دیگر ہسپتالوں کی بحالی و بہتری، اور ایمرجنسی ادویات کی مفت فراہمی کیلئے 3 ارب روپے فراہم کئے گئے۔
- ☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 1600 لیڈی ہیلتھ ورکرز اور 250 Community Midwives بھرتی کی گئیں۔ جس سے ماں اور بچے کی صحت میں نمایاں بہتری آئیگی
- ☆ فوڈ سیفٹی اتھارٹی قائم کی گئی۔
- ☆ ہاؤس آفیسرز کا وظیفہ 128 فیصد بڑھا کر 62 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔
- ☆ ٹی ایم اوز کے وظیفہ میں 110 فیصد اضافہ کر کے اسے 1 لاکھ 3 ہزار روپے تک بڑھا دیا گیا ہے۔

☆ ڈاکٹروں کے لئے ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کو 1300 فیصد کے اضافے سے 1 لاکھ 40 ہزار تک پہنچا دیا گیا ہے۔

☆ نرسوں اور پیرامیڈیکس کے لئے 10 ہزار روپے ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس مقرر کر دیا گیا۔

☆ ایسے الاؤنس کسی بھی صوبے میں نہیں دیئے جا رہے۔

☆ سکیل 1 سے سکیل 5 تک 2 سٹیپ اور سکیل 6 سے سکیل 15 تک ایک سٹیپ اپ گریڈیشن کی گئی۔

☆ پیرامیڈیکس کو 2 سٹیپ اپ گریڈیشن دی گئی۔اس طرح کی اپ گریڈیشن کسی اور صوبے میں نہیں دی گئی۔

☆ خیبر پختونخوا کے سرکاری ہسپتالوں میں ایمرجنسی سروسز کی بہتری کے لئے رواں مالی سال 1 ارب روپے رکھے گئے۔

☆ مختلف شدید بیماریوں کے شکار 92 ہزار مریضوں کی امداد کے لئے 1 ارب 25 کروڑ روپے سے ادویات کے ساتھ ساتھ مختلف سہولیات اور مفت علاج فراہم کیا گیا۔

☆ رواں مالی سال میں مختلف طبی اداروں میں 338 آسامیوں کی منظوری دی گئی۔

جناب سپیکر!

۹۔ موجودہ حکومت، آئین پاکستان اور اپنے منشور کے مطابق بلدیاتی اداروں کا قیام عمل میں لائی۔اس سلسلے میں کئی ایک انتظامی، مالیاتی اور سیاسی اختیارات مقامی حکومتوں کو تفویض کیئے۔مقامی حکومتوں کا یہ نظام بجا طور پر دیگر صوبوں سے ممتاز اور منفرد ہے۔ صوبہ بھر میں تمام اضلاع میں ضلع، تحصیل اور 3 ہزار 501 دیہی و محلّہ کونسلیں قائم کر دیئے گئے۔جس میں تینوں سطحوں پہ تقریباً 44 ہزار نمائندے منتخب ہوئے ان میں مخصوص نشستوں پر 8 ہزار خواتین اور 4 ہزار نوجوان کونسلرز بھی شامل ہیں۔اس نظام کے ذریعے ضلعی سطح پر 14 صوبائی محکموں کے امور تفویض کئے گئے۔صوبائی فنانس کمیشن کے ذریعے تاریخ میں پہلی دفعہ صوبائی ترقیاتی پروگرام کا ایک مخصوص حصہ مقامی حکومتوں کو منتقل کیا گیا۔

جناب سپیکر!

۱۰۔ اس سال مقامی حکومتوں کے ضمن میں اٹھائے گئے مزید اہم اقدامات یہ ہیں۔

☆ صوبائی فنانس کمیشن اور لوکل گورنمنٹ کمیشن کی تشکیل

☆ مختلف نوعیت کے قواعد وضوابط اور ضمنی قوانین کا اجراء

☆ مقامی حکومتوں خصوصاً دیہی ومحلّہ کونسلوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے نظام کو سہل بنانا

☆ ضلع، تحصیل اور دیہی ومحلّہ کونسل کے دفاتر کا قیام اور عملے کی تعیناتی جس میں 2500 ولیج سیکرٹریز کی NTS کے ذریعے بھرتی کی گئی اور 2500 نائب قاصد ولیج / محلّہ کونسل کی سطح پر بھرتی کیئے گئے۔

☆ ضلعی کونسلوں اور TMAs کے لئے خصوصی گرانٹ کا اجراء

☆ منتخب کونسلرز کے لئے اعزازیہ اور الاؤنس کی منظوری

☆ محکمہ بلدیات کے اندر انجینئر نگ ونگ کا قیام اور کوالیفائیڈ انجینئرز کی تعیناتی

☆ مقامی حکومتوں کے اپنے محاصل میں 77 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا

۱۱۔ اس کے علاوہ محکمہ بلدیات نے صوبہ بھر میں دیہی اور علاقائی ترقی کے تحت کئی منصوبے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت شروع کیئے ہیں اور ان میں کئی ایک مکمل بھی ہو چکے ہیں۔

اے دہ گلوسا نگے ستا زوانی دے تل رنگینہ وی

ماغوندے زڑہ سترگی چہ دے سوری تہ دمہ کوی

۱۲۔ رواں مالی سال میں 29 ارب روپے کے پراجیکٹ پشاور شہر کی ترقی کے لئے منظور کیئے گئے۔ ان منصوبوں میں:

ا۔ پشاور میں باب پشاور 2 منزلہ فلائی اوور 6 مہینے کی ریکارڈ مدت اور کم خرچ میں تعمیر کیئے گئے۔

ب۔ تجاوزات کو ختم کرنے کی کی مہم کے دوران کئی سال پرانے تجاوزات کو ہٹایا گیا اور اربوں روپے کی سرکاری زمین واگزار بھی کروائی گئی۔

ج۔ سات ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کی تزین وآرائش کے لئے ایک بڑا منصوبہ شروع کیا گیا۔

☆ حکومت خیبر پختونخوا نے ڈیڑھ سال پہلے ڈبلیو ایس ایس پی کے نام سے پشاور کے شہریوں کو پینے کا صاف پانی، نکاسی آب اور صفائی ستھرائی کی عالمی معیار کے مطابق سہولیات دینے کی غرض سے ایک کمپنی قائم کی۔ اس کمپنی نے قلیل مدت میں پشاور میں صفائی کے نظام کو بہت بہتر بنا دیا ہے۔ اور آنے والے سالوں میں پشاور کو ایک جدید اور خوبصورت شہر میں تبدیل کرنا ہمارا عزم ہے۔

☆ ریگی ماڈل ٹاؤن کے 14 سال سے مردہ منصوبے میں زونز 3 اور 4 کو ہنگامی بنیادوں پر مکمل کر کے قابل رہائش بنایا جا چکا ہے۔ اور مزید کام تیزی سے جاری ہے۔

☆ پشاور میں نئے جنرل بس سٹینڈ کی جائزہ رپورٹ بھی مکمل کی جا چکی ہے۔ اس منصوبے کے لئے 3 ارب روپے کی لاگت سے 900 کنال زمین موٹروے کے قریب خریدی جا رہی ہے۔

☆ صوبے کے مختلف شہروں کو ADP فنڈز سے شمسی توانائی کے تحت روڈ لائٹ اور ٹیوب ویل کا اجراء کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

۱۳۔ 8 ارب روپے مالیت سے جاری میونسپل سروسز پروگرام کے تحت پشاور کے شہری علاقوں میں متعدد ترقیاتی منصوبے مکمل کئے گئے ہیں۔ اور کئی ایک پر کام جاری ہے۔ جس میں پینے کے پانی کی بوسیدہ پائپوں کی تبدیلی اور نکاسی آب کے منصوبے اور ان کے لئے جدید مشینری کی فراہمی شامل ہیں۔ ان اقدامات کی وجہ سے لیبارٹری کی رپورٹ کے مطابق پشاور کے پانی کے نمونوں کے ٹیسٹ پولیو فری پائے گئے۔

۱۴۔ یورپی یونین کے مالی تعاون سے جاری کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام (CDLD) کے تحت ملاکنڈ ڈویژن کے 6 اضلاع میں مقامی کمیونٹی کے شراکت سے مقامی ضروریات کے چھوٹے چھوٹے ہزاروں منصوبوں پر کام جاری ہے۔ اس پروگرام میں صوبائی حکومت کا حصہ تقریباً 3 ارب روپے ہے۔ جن میں موجودہ مالی سال کے لئے 1 ارب 28 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے ملاکنڈ ڈویژن کے 6 اضلاع کے لاکھوں غریب مستفید ہوئے۔

جناب سپیکر!

۱۵۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ خیبر پختونخواہ کی موجودہ حکومت نے پچھلے دو سالوں میں تعلیم کو اولین ترجیحات میں رکھا ہے۔ اس حوالہ سے حکومت نے تعلیم کے شعبہ میں جو رقم مختص کی ہے اسکی پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی۔

۱۶۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ حکومت نے حقیقی اور بنیادی ضروریات کو مدنظر رکھ کر نیا "**ایجوکیشن سیکٹر پلان**" منظور کر لیا ہے۔ اس ایجوکیشن پلان میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ سال 2020 تک ہم تعلیم کے میدان میں کیا کر رہے ہیں۔ ہماری کیا ترجیحات ہیں اور اس پر کتنا خرچہ آئے گا۔

جناب سپیکر!

۱۷۔ سال 2015-16 کے دوران اہم کامیابیوں کے حوالہ سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ:

- ☆ موجودہ حکومت نے معیاری اساتذہ کی تعیناتی کے لیے خالصتاً Merit پر مبنی "ٹیچر ریکروٹمنٹ پالیسی" اپنائی جسکے تحت خالصتاً قابلیت کی بنیاد پر NTS امتحان کے ذریعے اس سال 12 ہزار سے زائد اساتذہ کا تقرر کیا گیا۔ آئندہ برس مزید 13 ہزار 457 آسامیاں بجٹ تجاویز میں شامل ہیں۔ جناب یہ بات قابل غور ہے کہ موجودہ حکومت اب تک تقریباً 35 ہزار اساتذہ کی آسامیاں پیدا کر چکی ہے جبکہ کنٹریکٹ اساتذہ کی Regularization اور پروموشن پالیسی کا بل 2016-17 میں پیش کیا جائے گا۔
- ☆ ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے اساتذہ کے لیے Teacher Incentive Program متعارف کرایا گیا ہے جسکے تحت دوران سال اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اساتذہ کو ایک ایک لاکھ اور پچاس، پچاس ہزار روپے کے انعامات سے نوازا جائے گا۔
- ☆ طلباء اور دیگر ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کی عمارتوں کی تعمیر کی نئی منصوبہ بندی کی ہے جس کے تحت پرائمری سکول کم از کم 6 کمروں پر اور

سیکنڈری سکول کم از کم 11 کمروں پر مشتمل ہوگا۔نئی پالیسی کے تحت حکومت نے اب تک 260 نئے پرائمری سکول تعمیر کئے ہیں۔

☆ بچیوں کی حوصلہ افزائی کی خاطر حکومت نے " گرلز کمیونٹی سکول" کی طالبات کو ریگولر سکولوں کا سرٹیفیکیٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔موجودہ حکومت نے 1400 کمیونٹی سکولز قائم کیے ہیں جن میں 68 ہزار بچے پڑھ رہے ہیں۔ان میں 45 ہزار بچیاں بھی شامل ہیں۔ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن اس تعداد کو مزید بڑھانے کے لیے منصوبہ بندی کر رہی ہے۔

☆ بچوں کو سکولوں میں واپس لانے کی خاطر موجودہ حکومت نے "اقراء فروغ تعلیم واؤچر سکیم " کا اجرا کیا ہے جس سے اب تک 13 ہزار سے زائد طلباء مستفید ہو چکے ہیں۔

☆ علاوہ ازیں موجودہ حکومت کے ریفارم ایجنڈے کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیکسٹ بک بورڈ نے نرسری سے پانچویں کلاس تک کی تمام نصابی کتب پر نظر ثانی شروع کردی ہے۔

☆ بچیوں کی تعلیم اور داخلوں پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے موجودہ حکومت نے رواں مالی سال میں " گرلز سٹیپنڈ پروگرام" کے تحت چھٹی تا دسویں جماعت تک کی تقریباً 4 لاکھ نادار مستحق طالبات کو 200 روپے ماہانہ کے حساب سے وظائف دیے۔

☆ ہم نے 4 ارب 60 کروڑ روپے سے Strandarization of 400 Higher Secondary School پروگرام کے تحت سکول عمارتوں کی مرمت سے لیکر سائنس اور IT لیب، امتحانی ہال اور اضافی کمروں کی تعمیر مکمل کی اور فرنیچر مہیا کیا۔

☆ صوبے کی 500 آئی ٹی لیب میں کمپیوٹر فراہم کئے گئے۔

☆ ETEA کے زیر انتظام چھٹی سے آٹھویں جماعت کے ذہین اور باصلاحیت طلباء کے لیے 2015-16 میں مختص رقم 8 کروڑ روپے میں اضافہ کر کے سال 2016-17 میں 10 کروڑ کر دی گئی ہے۔

☆ خواتین، ASDEO اور ADEO کے لئے کنونس چارجز کے متبادل کے طور پر تقریباً 5

کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے۔

☆ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم میں مینجمنٹ کیڈر کے افسران کے سروس سٹرکچر کے لئے لائحہ عمل زیر غور ہے۔

☆ صوبے میں ابتدائی اور ثانوی درجوں میں تعلیم کے معیار کی بہتری کا براہ راست تعلق اساتذہ کی استعداد کار سے ہے۔ اس استعداد کار میں تب ہی اضافہ ممکن ہے جب اساتذہ کی ملازمت کے اصول اور قواعد ایسے مرتب کئے جائیں کہ ان میں جزا اور سزا کے تصورات شامل ہوں۔ بنیادی اصلاحات کر لینے کے بعد اگلے سال اس حکومت کا ارادہ ہے کہ اب قوانین اور قواعد کا جائزہ اس اصول کی بنیاد پر لیا جائے کہ بچوں کے تعلیمی محاصل کو اساتذہ کے ملازمتی ڈھانچے سے منسلک کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے دوران سال حکومت قوانین وقواعد متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جن میں استاد کی تعیناتی وتبدیلی کے عمل کا خاتمہ، استاد کی تمام ملازمت کو ایک سکول میں محدود کرنا، معیار پر پورا نہ اترنے والے اساتذہ کی ملازمت سے فراغت، اساتذہ کی کارکردگی کا باقاعدہ جائزہ اور مقابلے اور تربیت کی بنیاد پر معین وقت (time scale) پر ترقی بھی شامل ہو گی۔

☆ اس کے علاوہ سکولوں میں لیبارٹری اور لائبریری کی کارکردگی، طلبا کے عملی افادہ کی نگرانی پر خصوصی توجہ دینے کی تجویز زیر غور ہے۔

☆ اس کے ساتھ ساتھ ادارہ نصاب سازی پانچ زبانوں، پشتو، ہندکو، چترالی، کوہستانی اور سرائیکی کے انٹرمیڈیٹ تک کے نصاب میں شامل کرنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھانے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔

جناب سپیکر!

۱۸۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں صنفی مساوات پر خاص توجہ رہی۔ ہمارے اہداف میں تعلیمی اداروں کی خودمختاری، کالج لیول تعلیم کی اصلاح، پیشہ ورانہ قابلیت، ملازمت کے مواقع، تحقیق اور اعلیٰ تعلیم کے ارتقاء، الحاق کی سہولت اور معیاری قواعد وضوابط کی تشکیل شامل تھے۔

۱۹۔ رواں مالی سال میں مختلف ترقیاتی کاموں کے لئے 6 ارب 18 کروڑ روپے کی لاگت سے درج ذیل منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائے گئے۔

☆ 14 نئے (مرد و خواتین) کالج مکمل کئے گئے جبکہ 47 کالجوں کی تعمیر مختلف مراحل میں ہے۔
☆ 46 کالجوں کی مرمت و بحالی کا کام جاری ہے۔
☆ کالجوں میں فرنیچر اور مختلف سامان کی خریداری کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔
☆ مختلف کالجوں میں طلباء اور اساتذہ کے لئے گاڑیوں کی خریداری کی مد میں 10 کروڑ روپے رکھے گئے۔
☆ کالجوں میں بی ایس پروگرام کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے اور محکمہ اعلیٰ تعلیم اس پروگرام کے زیادہ سے زیادہ کالجوں میں نفاذ کے لئے اقدامات کر رہا ہے۔
☆ 12 کالجوں میں بی ایس بلاک کی تعمیر جاری ہے۔
☆ غلام اسحاق خان انسٹیٹوٹ ٹوپی صوابی کے لئے 10 کروڑ روپے فراہم کئے گئے۔
☆ صوابی میں خواتین یونیورسٹی قائم کر دی گئی ہے۔
☆ پبلک سیکٹر کی 11 یونیورسٹیوں / سب کیمپس کو 1 ارب 75 کروڑ روپے فراہم کئے گئے۔
☆ ایم فِل اور پی ایچ ڈی سکالرز کی دوران تعلیم امداد کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
☆ کالج ہاسٹل وارڈن الاؤنس معقول حد تک بڑھانے کی تجویز زیر غور ہے۔
☆ دور افتادہ کالجز میں بھرتی مقامی اساتذہ کے لئے ہارڈ ایریا الاؤنس کا اعلان کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!

۲۰۔ ہمارے صوبے کو ہر سال کسی نہ کسی صورت مین قدرتی آفات کا سامنا رہتا ہے جس میں زلزلے اور سیلاب سرفہرست ہیں۔ ہماری حکومت نے یہ کوشش کی ہے کہ کسی بھی قسم کی آفت کی صورت میں بروقت ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے متاثرہ افراد کا بحفاظت انخلاء اور ان کی جلد از جلد بحالی ممکن بنائے۔ موجودہ حکومت نے اپنے محدود وسائل کے باوجود آفت زدہ علاقوں کے عوام کو بروقت معاوضہ کی فراہمی کو یقینی بنایا اور ساتھ ہی ساتھ

غیر ملکی امداد کے تعاون سے بحالی کے کام کو بھی جاری رکھا۔

جناب سپیکر!

۲۱۔ ہماری حکومت نے Rescue 1122 کی استعداد کار/دائرہ کار بڑھانے کے لئے کئی ایک اقدامات کیئے تا کہ عوام کو انخلاء کی سہولت بروقت اور بہ آسانی میسر ہو۔ موجودہ حکومت نے اب تک Rescue 1122 کو 2 ضلعوں سے بڑھا کر 12 ضلعوں تک پھیلا دیا ہے اور جلد ہی صوبے کے ہر ضلعے میں یہ خدمت میسر ہوگی جو ایک بڑی عوامی ضرورت کو پورا کرے گی۔

جناب سپیکر!

۲۲۔ **شاہرات** کسی بھی علاقے کی ترقی میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ صوبائی حکومت نے سال **2015-16** میں شاہرات کے شعبہ میں **343** منصوبوں کیلئے **13 ارب 50 کروڑ روپے** مختص کیے تھے، جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ **15 ارب 76 کروڑ** روپے رہا۔ جن میں **44** منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے اور درج ذیل اہداف حاصل کیئے:

- ☆ 600 کلومیٹر روڈ کی تعمیر کے علاوہ سڑکوں کی بحالی بھی مکمل کی گئی۔
- ☆ 48 عدد آر سی سی اور سٹیل پُلوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ بحالی و مرمت کا کام مکمل کیا گیا۔

جناب سپیکر!

۲۳۔ ہمیں اپنے قانون نافذ کرنے والے اداروں، فوج اور خاص طور پر اپنی پولیس کے جوانوں پر فخر ہے۔ حکومت نے صوبے میں امن وامان کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے داخلہ کے شعبے میں کئی اقدامات کیئے جن میں:

- ☆ چین کے تعاون سے پولیس فورس کو بارودی مواد اور اسلحہ کی چیکنگ کیلئے 2 عدد سکینر مہیا کیے گئے۔
- ☆ ڈیرہ اسماعیل خان میں سنٹرل جیل کی از سر نو تعمیر مکمل کی گئی۔
- ☆ پشاور میں ٹریفک وارڈن سسٹم کو مزید بہتر بنایا گیا تا کہ سڑکوں پر ٹریفک رواں دواں رہے۔

☆ جیل خانہ جات کے شعبے میں صوبہ بھر کی جیلوں کی تعمیر ومرمت مکمل کی گئی اور نئے جیلوں کی تعمیر جاری ہے۔

☆ جیلوں میں بجلی کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے شمسی توانائی کے آلات نصب کرنے کیلئے 500 ملین کا منصوبہ منظور کیا۔

☆ سال **2015-16** میں اِس شعبے کے **58** منصوبوں کیلئے **3** ارب **50** کروڑ روپے مختص کیے گئے تھے۔

جناب سپیکر!

۲۴۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہماری پولیس کے بہادر جوانوں کی قربانیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا کہ شہداء کے بچوں کو باقاعدہ آسامیاں آنے تک سالہا سال انتظار نہ کرایا جائے۔ لہٰذا ان کو فوری طور پر روزگار دینے کے لئے 300 اے ایس آئی کی آسامیاں تخلیق کی گئیں جن پر پولیس شہداء کے مطلوبہ تعلیمی قابلیت کے حامل بچوں کو تعینات کیا گیا۔

جناب سپیکر!

۲۵۔ ہماری معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔صوبہ خیبر پختونخواہ کے کم وبیش 80% لوگ دیہات میں قیام پذیر ہیں۔ 85% لوگوں کی زندگی کا دارومدار براہ راست یا جزوی طور پر زراعت پر منحصر ہے۔ صوبائی حکومت نے **2015-16** میں **زراعت** کے شعبے کے **47** منصوبوں کیلئے **ایک** ارب **58** کروڑ روپے مختص کیے تھے۔جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ **ایک** ارب **82** کروڑ روپے رہا۔جن میں **9** منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ زراعت کی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں۔جن میں

☆ انصاف فوڈ سیکیورٹی پروگرام

☆ 22 ہزار ٹن گندم اور 153 ٹن مکئی کا ترقی دادہ تخم تقسیم کیا گیا۔

☆ آن فارم واٹر مینجمنٹ برائے اعلیٰ کارکردگی زرعی پراجیکٹ

☆ موجودہ واٹر کورسز کی تعمیر اور بہتری کا پراجیکٹ'

☆ 4 ہزار ایک سو ایکڑ رقبہ پر پھلوں اور 150 ایکٹر پر زیتون کے باغات لگائے گئے۔

☆ ایک لاکھ 9 ہزار تصدیق شدہ پھل دار اور 75 ہزار زیتون کے پودے پیدا اور تقسیم کیئے۔

☆ زمینداروں کیلئے 1225 ایکڑ زمین بذریعہ بلڈوزر ہموار کی گئی۔

☆ شمسی توانائی سے چلنے والے 149 پمپوں کی زرعی ٹیوب ویلوں پر تنصیب۔

☆ 30 عدد چیک ڈیم تعمیر کیئے گئے۔

☆ حکومت نجی اور سرکاری شعبے میں پھلوں کے لئے کولڈ سٹوریج کی تعمیر کی حوصلہ افزائی کرے گی تاکہ ملاکنڈ ڈویژن میں چکدرہ کے مقام پر اور ہزارہ ڈویژن میں پھلوں کی مارکیٹنگ کا نظام بہتر بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر!

۲۶۔ 2015-16 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 1 ارب 59 کروڑ روپے کی رقم محکمہ کے 47 منصوبوں کیلئے رکھی گئی جس میں 28 جاری اور 19 نئے منصوبے شامل تھے۔ بعد میں انصاف فوڈ سیکیورٹی پراجیکٹ کو وسعت دی اور مختص شدہ رقم 19 کروڑ سے بڑھا کر 1 ارب 18 کروڑ کردی گئی۔

جناب سپیکر!

۲۷۔ محکمہ خوراک نے مرکزی حکومت کی ہدایت کی روشنی میں اور جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی منظوری سے گندم کی خریداری کے لئے 3 لاکھ 50 ہزار ٹن کا حد مقرر کیا ہے۔ مقامی کاشتکاروں سے خریداری کا پروگرام طے کرلیا ہے جس کے لئے قیمت خرید 1300 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے مقابلے کی بنیاد پر مختلف بنکوں سے 11 ارب 37 کروڑ روپے کا قرضہ لیا جائے گا۔ صوبائی حکومت نے زمینداروں میں اچھے قسم کی تخم تقسیم کی ہے تاکہ زمیندار اس کا پابند ہوجائے کہ اپنے پیداوار کا آدھا حصہ محکمہ خوراک کو گندم کی خریداری کے دوران حوالہ کرے گی۔ اگر محکمہ پورا کا پورا یا حدف کا کچھ حصہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے تو اس صورت میں خزانے کو لاکھوں روپے کی بچت ہوگی جو کہ پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ یا پاسکو سے خریداری کی صورت میں ان کے اخراجات اور تفصیل کی مد میں دینے پرتے ہیں۔ اس سال محکمہ نے فلور ملوں کو تقریباً 3 لاکھ ٹن گندم قیمت خرید سے کم قیمت پر جاری کی ہے جس کے لئے محکمہ خزانہ نے 2015-16 کے بجٹ میں 2 ارب 90 کروڑ روپے جاری کیئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۲۸۔ آبپاشی کے شعبے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 میں آبپاشی کے 203 منصوبوں کیلئے مختص شدہ رقم کو 6 ارب 80 کروڑ سے بڑھا کر 8 ارب روپے کر دیا ہے۔

- ☆ بائزئی اریگیشن منصوبہ جس کی کل تخمینہ لاگت 3.4 ارب روپے ہے تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور منصوبے پر 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ منصوبے کی تکمیل سے ضلع مردان اور ملاکنڈ کی 25 ہزار ایکڑ بنجر زمین قابل کاشت بن جائے گی۔
- ☆ اس سال 8 زیر تعمیر ڈیموں پر کام کی رفتار کو مزید تیز کیا گیا ہے جس میں سے زیادہ تر تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ ان ڈیموں کی تکمیل سے 20 ہزار ایکڑ اراضی قابل کاشت بن جائے گی۔
- ☆ ضلع بنوں اور لکی مروت کی 1 لاکھ 70 ہزار ایکڑ زرعی زمین کو آبپاشی کی سہولت بہم پہنچانے کیلئے باران ڈیم ضلع بنوں کی استعداد میں اضافے کی فزیبلیٹی سٹڈی پر کام جاری ہے۔
- ☆ حکومت نے غریب کسانوں پر بجلی کے بلوں کا بوجھ کم کرنے کے لیے شمسی توانائی سے چلنے والے 150 عدد ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا منصوبہ شروع کر رکھا ہے جس کی تکمیل سے 18 ہزار ایکڑ بنجر اراضی قابل کاشت بن جائے گی۔
- ☆ باغ ڈھیری فلو اریگیشن منصوبہ ضلع سوات جس کی کل لاگت 805.11 ملین روپے ہے پر کام کی رفتار کو تیز کیا گیا جس کی تکمیل سے تحصیل مٹہ ضلع سوات کی 7 ہزار ایکڑ بنجر اراضیقابل کاشت بن جائے گی۔
- ☆ مالاکنڈ ڈویژن میں دریائے پنجکوڑہ پر خال تا تالاش ادینزئی گو پالم اریگیشن سکیم کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مطالعاتی کام جاری ہے۔

جناب سپیکر!

۲۹۔ عوام کا پینے کا صاف پانی فراہم کرنے اور موذی بیماریوں سے بچانے کے لئےپبلک ہیلتھ

انجینئرنگ کے شعبے میں 16 جاری اور 77 نئے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 7 ہزار 362 ملین روپے رکھے گئے تھے۔جن سے درج زیل اہداف حاصل کئے گئے۔

☆ واٹر سپلائی کی سو سکیمیں مکمل کی گئیں

☆ 18 نکاسی آب کی سکیمیں مکمل کی گئیں۔

☆ شمسی توانائی کے ذریعے تیس پمپنگ سٹیشن چلانے کے منصوبے مکمل کئے گئے

☆ بٹ خیلہ میں واٹر سپلائی کا میگا پراجیکٹ مکمل کیا گیا

☆ 8 کوالٹی مانیٹرنگ لیبارٹریوں کی تنصیب پر 5 کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔

☆ 632 آب رسانی اور نکاسی آب کی سکیموں پر کام جاری ہے۔

☆ لواغر ڈیم سے کرک شہر تک آب رسانی سکیم کی منظوری دی گئی ہے۔

۳۰۔ لوئے آگرہ کے پانی کے کیمیائی تجزیہ کروانے کی تجویز کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔جس کے سبب علاقے کے لوگوں کے بال وقت سے بہت پہلے سفید ہو جاتے ہیں۔جسمانی انحطاط میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے اور مختلف قسم کے عوارض گھیر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر!

۳۱۔ ماحولیاتی تبدیلی کے تباہ کن اثرات سے بچنے کیلئے جنگلات کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ موجودہ حکومت اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے پوری طرح آگاہ ہے۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ ملکی تاریخ کے سب سے زیادہ دور رس منصوبے یعنی بلین ٹری سونامی پر گذشتہ برس عمل درآمد کے نتیجے میں کروڑوں درخت لگائے گئے۔ یہ منصوبہ اس حکومت کا ایک قابل فخر کارنامہ ہے اور آئندہ سال بھی اس پر بھرپور جوش وخروش کے ساتھ عمل جاری رہے گا۔رواں مالی سال میں اس منصوبے کے لئے 3 ارب 85 کروڑ روپے فراہم کئے گئے۔

☆ آئندہ برس جنگلات کی حفاظت کے لئے ویلج / محلّہ کونسل کو ترغیب دی جائے گی کہ ان بجھا چونا فراہم کریں تاکہ درختوں کو بیماریوں سے بچایا جاسکے۔

جناب سپیکر!

۳۲۔ معاشی ترقی اور روزگار کی فراہمی میں صنعت وحرفت کا شعبہ بنیادی کردار کا حامل ہے۔اس اہمیت کے پیشِ نظراس شعبہ کو متحرک کرنا صوبائی حکومت کے ریفارم ایجنڈے کا اہم جز ہےاور حکومت کی ہر ممکن کوشش ہے۔کہ صوبہ میں صنعتی انفراسٹرکچر کی بحالی اور تکنیکی تعلیم کی بہتری پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۳۳۔ پہلی مرتبہ اس حکومت نے ایک جامع صنعتی پالیسی وضع کی ہے جس کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں:

☆ نئ صنعتوں کے قیام اور موجودہ صنعتوں کی توسیع کے لئے حکومت قرضے کی شرح منافع کا 5 فیصد پانچ سال کے لئے خود ادا کرے گی۔

☆ نئ صنعتی بستیوں میں سرمایہ کاری کی صورت میں حکومت زمین کی قیمت میں 25 فیصد سبسیڈی دے گی۔

☆ نئ اور منفرد صنعتوں میں سرمایہ کاری کی صورت میں حکومت تین سال تک بجلی کے بل کا 25 فیصد ادا کرے گی۔

☆ بندرگاہ سے صنعتی بستی تک مشینری اور پلانٹ کی ترسیل پر اخراجات کا 25 فیصد حصہ حکومت اٹھائے گی۔

☆ خواتین صنعتکاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت ان کے سرمایہ کے 25 فیصد تک حصہ ڈالے گی۔

۳۴۔ صنعتی پالیسی کے تحت اقدامات کے نتیجے میں توقع ہے کہ آئندہ سال اور آنے والے سالوں میں صوبہ ایک صنعتی انقلاب دیکھے گا۔جس کے نتیجے میں بے روزگاری میں کمی واقع ہوگی۔

جناب سپیکر!

۳۵۔ گزشتہ سال حکومت کا بڑا پالیسی اقدام Economic Zones Development and Management Company کا قیام تھا۔اس کمپنی کے قیام سے حکومت نے صنعتی علاقوں کے قیام اور انتظام کی ذمہ داری ایک خودمختار انتظامیہ کے سپرد کردی ہے۔گزشتہ سال کے دوران صنعتی بستیوں میں تقریباً 96 کروڑ 72 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری ہوچکی ہے اور ایک ہزار 152 ہنرمند اور غیر ہنرمند افراد کو روزگار مہیا کیا جاچکا ہے۔ صنعتی بستی حطار کی توسیع کے لیے چارسو چوبیس (424) ایکڑ اراضی خریدی گئی ہے

اور مزید ایک ہزار ایکڑ کی خریداری پر کام شروع ہے۔اس صنعتی بستی کے لئے 30 ارب روپے کی سرمایہ کاری کے لئے صنعت کاروں نے دلچسپی ظاہر کردی ہے۔رشکئی کی صنعتی بستی کے قیام کے لئے بھی ایک ہزار ایکڑ زمین حاصل ہوچکی ہے۔اس بستی کے قیام سے صوبے کے عین مرکز میں صنعتی سرمایہ کاری کو فروغ اور روزگار کے مواقع پیدا ہونگے۔ مانسہرہ اور چترال میں صنعتی بستی بنانے کے لیے سکیمیں منظور ہوچکی ہیں اور زمین حاصل کرنے کا کام جاری ہے۔

۳۶۔ حکومت کی پالیسی ترجیحات میں یہ اہم نکتہ بھی شامل ہے کہ صوبے کے نوجوانوں کو بین الاقوامی معیار کی تکنیکی اور پیشہ ورانہ تربیت دی جائے تاکہ صوبے میں سرمایہ کاری کا ماحول مزید بہتر ہوسکے۔اس مقصد کے لئے KP-TEVTA کو ایک خودمختار ادارے کی شکل دے دی گئی۔اب یہ ادارہ اپنے انتظامی اور مالی امور خود سرانجام دیتا ہے اور حکومت اسے ضروری مالی مدد فراہم کرتی ہے۔

۳۷۔ اس سلسلے میں ایک اہم قدم یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی نوشہرہ کا قیام ہے جو کہ نوجوانوں کو جدید تکنیکی تعلیم عملی انداز میں فراہم کرے گی۔یہ منفرد یونیورسٹی ستمبر 2016 میں پہلے تعلیمی سیشن کا آغاز کرے گی۔

جناب سپیکر!

۳۸۔ جیسا کہ میں نے تقریر کے آغاز میں عرض کیا صوبہ خیبر پختونخوا کی ترقی کے لئے اشد ضروری ہے کہ ہم اپنے بے پناہ قدرتی وسائل کو مناسب استعمال میں لائیں۔ ہمارے معدنیات یا تو سرمایہ کاری کی کمی کے باعث اب تک کام میں نہیں لائے جاسکے یا پھر حکومتی استعداد کی کمزوری کے باعث ان سے بھرپور استفادہ نہیں ہوسکا۔موجودہ حکومت نئی معدنیاتی پالیسی پر کام کررہی ہے جس کا اعلان جلد کردیا جائے گا۔

۳۹۔ خیبر پختونخوا کی کانوں میں مصروف تقریباً 15 ہزار کے لگ بھگ مزدوروں کی صحت،حفاظت اور انکی فلاح و بہبود سے متعلق تمام حقوق کی پاسداری حکومت کی ذمہ داری ہے۔اس مقصد کیلئے حکومت نے مزدوروں کو موقع پر کان کنی کے دوران تربیت فراہم کرنے کیلئے تربیتی پروگرام مرتب کئے ہیں تاکہ مزدوروں کی

جدید طریقہ کان کنی سے روشناسی، کان کنی کے دوران حادثات پر قابو پانے اور معدنی ذخائر کے با مقصد استعمال سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ ان تربیتی پروگراموں میں 6 ہزار مائنز ورکرز کو تربیت فراہم کی جا چکی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے تقریباً 400 بچوں کو تعلیم، وظائف دیئے گئے۔

جناب سپیکر!

۴۰۔ رواں مالی سال خیبر پختونخوا کی تاریخ میں اس بناء پر یاد رکھا جائے گا کہ اس سال صوبہ بجلی کے خالص منافع کے بارے میں اپنا دیرینہ مطالبہ مرکز سے منوانے میں کامیاب رہا۔ محترم وزیر اعلیٰ اور تمام پارلیمانی لیڈرشپ کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں نیپرا نے خیبر پختونخوا کے مطالبے کے مطابق کئی دیہائیوں سے مقرر کردہ خالص منافع کی سالانہ شرح یعنی 6 ارب روپے کو رد کر دیا نیپرا نے طے کیا کہ اب صوبے سے پیدا ہونے والی بجلی کے ہر یونٹ پر واپڈا صوبے کو ایک روپیہ دس پیسے کی شرح سے خالص منافع ادا کرے گا جو کہ سالانہ 18 ارب سے زیادہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اسی سال وفاقی حکومت نے خالص منافع کے بقایاجات ادا کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی۔ سالہا سال سے جمع شدہ یہ بقایاجات باہمی افہام وتفہیم سے 88 ارب کی مقدار میں دیئے جانے طے ہوئے ان میں سے وفاقی حکومت کے مطالبے کے مطابق 18 ارب روپے منہا کر کے 70 ارب روپے وفاقی حکومت چار قسطوں میں ادا کرے گی۔ ان میں سے پہلی قسط 25 ارب روپے اس سال جبکہ 15 ارب کی تین قسطیں اگلے تین سالوں میں ادا کی جائیں گی۔ جناب سپیکر، یہ دونوں کامیابیاں صوبے کے حقوق کے حصول کے لئے موجودہ حکومت کی بڑی کامیابیاں ہیں۔ ان کے نتیجے میں صوبے کی ترقی کا عمل مزید تیز ہوگا۔ یاد رہے کہ اس ضمن میں ہماری جدوجہد ابھی جاری ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ آئین کے مطابق صوبے کے وسائل پر وفاق سے حاصل ہونے والی رقوم کا سلسلہ ادارہ جاتی بنیادوں پر اور مستقل خطوط پر استوار ہو جائے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اس سال کی کامیابیاں آنے والے بہت سے سالوں میں صوبے کی مستقل آمدن میں اضافہ کرے گی۔ البتہ دوران سال صوبے کی مالی معاملات وفاقی حکومت سے بقایاجات کی عدم وصولی اور قدرتی آفات پر اخراجات کے باعث سخت دباؤ کا شکار رہے اور صوبائی حکومت کو اپنا ترقیاتی بجٹ 142 ارب روپے

سے کم کر کے مجبوراً 113 ارب پر محدود کرنا پڑا۔

جناب سپیکر!

۴۱۔ خیبر پختونخوا حکومت نے حال ہی میں نئی پاور پالیسی 2016ء کی منظوری دی ہے جس کے تحت صوبے کی پن بجلی پیدا کرنے کی بے شمار صلاحیت کو بروئے کار لانے کا نہایت قابل عمل منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت خوب آگاہ ہے کہ پن بجلی کے بڑے منصوبے قائم کرنے کے لئے جن وسائل کی ضرورت ہے وہ نجی سرمایہ کاری کے بغیر حاصل نہیں کئے جا سکتے۔نئی پاور پالیسی 2016 نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے راہ ہموار کرتی ہے۔حکومت کو قوی امید ہے کہ اس پالیسی کے اجراء کے بعد نجی سرمایہ صوبے میں پن بجلی کے منصوبوں کا رُخ کرے گا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ صوبے کی بہتر اور شفاف انتظامیہ اس سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ہم سب جلد ہی اس کے نتائج دیکھیں گے۔

جناب سپیکر!

۴۲۔ صوبائی حکومت ایشیائی ترقیاتی بنک اور عالمی بنک سے رابطے میں ہے تاکہ پن بجلی کے شعبے کے لئے ایک مربوط اور جامع لائحہ عمل مرتب کیا جا سکے۔اس لائحہ عمل میں نجی سرمایہ کاری، سرکاری سرمایہ کاری، بیرونی امداد اور مقامی وسائل کے استعمال کا احاطہ کیا جائے گا۔اس مخلوط حکومت کا مطمع نظر بجلی کے ذریعے عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بجلی کا حصول غربت کے خاتمے میں ایک بنیادی جز ہے۔ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ بہت چھوٹے پن بجلی گھر مقامی آبادیاں خود بنا اور چلا سکتی ہیں۔حکومت کا کام ان کو بنیادی مدد فراہم کرنا ہے۔اس مقصد کے لئے جہاں 356 بہت چھوٹے پن بجلی گھر پہلے ہی قائم کئے جا رہے ہیں وہیں حکومت اس بات پر بھی غور کر رہی ہے کہ ایسے بجلی گھروں کے قیام کا ایک زیادہ بڑا منصوبہ ترتیب دیا جائے اور کم از کم 1000 ایسے بجلی گھر قائم کئے جائیں۔اس کے علاوہ نہروں پر چھوٹے پن بجلی گھر بنانے کا منصوبہ بھی حکومت کے عزائم میں شامل ہے۔

جناب سپیکر!

☆ اسی طرح نیشنل گرڈ کے ذریعے بجلی کی نعمت سے محروم علاقوں میں بجلی کی فراہمی کے لئے شمسی توانائی کے 2 منصوبوں پر کام جاری ہے جن میں 5650 گھروں میں شمسی توانائی کی فراہمی اور خیبر پختونخوا کے 200 گاؤں میں شمسی توانائی کے ذریعے بجلی کی فراہمی کے منصوبے شامل ہیں۔ یہ منصوبے دو مختلف مراحل میں شروع کئے گئے ہیں۔ پہلے مرحلے میں چترال کے سیلاب زدہ علاقوں میں عوام کو ریلیف دینے کی غرض سے یہ منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ کوٹو، لاوی، جبوڑی، کروڑہ، مٹلتان، درمیانے سائز کے منصوبے ہیں اوران سب پر کام مختلف مراحل میں ہے۔ان کی تکمیل سے 200 میگاواٹ سے زیادہ بجلی پیدا ہوگی۔

جناب سپیکر!

۴۳۔ خیبر پختونخوا قدرتی گیس اور تیل کے وسیع ذخائر سے مالامال ہے۔حکومت خیبر پختونخوا نے پچھلے دوسالوں کے دوران ان ذخائر کی کھوج لگانے کے لئے نجی سرمایہ کار کمپنیوں کو ہر قسم کی سہولت فراہم کی ہیں۔ پچھلے دوسالوں میں صوبے میں موجود 21 میں 19 بلاکوں پر کام شروع ہو چکا ہے۔حکومت نے ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ خیبر پختونخوا پورے پاکستان میں تیل کی پیداوار کا سب سے بڑا صوبہ بن جائے۔ آج خیبر پختونخوا پاکستان میں پیدا ہونے والے تیل کا 53% پیدا کر رہا ہے۔

۴۴۔ گیس کی پیداوار ایک تاریخ ساز حد چارسو (400) ملین کیوبک فٹ یومیہ اور پانچ سو دس (510) ٹن ایل پی جی (LPG) یومیہ تک پہنچ گئی۔ یقیناً یہ موجودہ حکومت کی ایک نمایاں کامیابی ہے۔حکومت تیل اور گیس کی دریافت کا کام کرنے والی کمپنیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرنے کے لئے مزید وسائل خرچ کرنے پر بھی تیار ہے۔اس مقصد کے لئے خیبر پختونخوا آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی کے ذریعے اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۵۔ ریونیواینڈ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت تمام اضلاع میں ای گورننس، سروس ڈیلوری سنٹر کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے تاکہ لوگوں کو سہولیات میسر ہوں اور ٹیکسوں کی مد میں آمدن میں شفافیت پیدا ہو۔

۴۶۔ زمین کے کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کی دستیابی کے لئے تحصیل پشاور، مردان، تخت بھائی اور کاٹلنگ میں چار سروس ڈیلوری سنٹر قائم کئے گئے ہیں ۔ مردان میں کام شروع ہو چکا ہے اور لوگوں کو کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کی بنیاد پر فرد مہیا کئے جارہے ہیں۔ یہ سنٹر منصوبے کے پہلے مرحلے کا حصہ ہیں جس میں 7 اضلاع شامل ہیں۔ دوسرے مرحلے میں یہی منصوبہ 12 مزید اضلاع میں شروع کیا جارہا ہے۔ موجودہ حکومت اس منصوبے کے ذریعے صوبے میں جائیداد کی ملکیت کو مضبوط بنانے اور زمین کی خرید وفروخت کو شفاف بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایک طرف تو اس حکومت نے پہلے ہی پٹواری کلچر پر بہتر حکمرانی کے ذریعے کاری ضرب لگائی ہے اب دوسری طرف اس منصوبے کے ذریعے پٹواری کلچر کا مکمل خاتمہ ممکن ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!

۴۷۔ موجودہ صوبائی حکومت نے مساجد اور مدارس کی دیکھ بھال اور فلاح و بہبود کا تہیہ کر رکھا ہے تاکہ صوبے کی مسلمان آبادی اپنی زندگی قرآن وسنت اور آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تعلیمات کے مطابق گزار سکیں۔ مالی سال 2015-16 میں درج ذیل ترقیاتی سکیموں کی مد میں 10 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے۔

- ☆ خیبر پختونخواہ میں دینی مدارس اور مساجد کی بحالی اور تعمیر کا منصوبہ۔
- ☆ خیبر پختونخواہ میں مقبروں کے گرد حفاظتی دیواروں کی تعمیر۔
- ☆ دینی ماڈل مدارس کے قیام کیلئے پائلٹ پراجیکٹ کا منصوبہ۔
- ☆ مسلم طلباء کیلئے تعلیمی وظائف کی فراہمی۔
- ☆ مسجد مہابت خان پشاور کی مرمت و بحالی۔

☆ ماڈل دینی مدارسہ، حیات آباد کی تعمیر۔

☆ مقبروں کے لئے زمین کی خریداری کے نظام کو آسان بنانا

جناب سپیکر!

۴۸۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔صوبہ میں مقیم اقلیتوں کی بنیادی ضروریات زندگی پوری کرنے اوران کا معیار زندگی بہتر بنانے کیلئے صوبائی حکومت نے متعدد منصوبوں کا آغاز کیا۔سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں 11 کروڑ70 لاکھ کی لاگت سے 10 منصوبے شامل کئے گئے تھے۔

☆ اقلیتوں برادری کیلئے مالی امداد، جہیز فنڈ اور طبی امداد کے لئے خصوصی پیکج۔

☆ رہائشی کالونیوں اور عبادت گاہوں کی تعمیر و ترقی۔

☆ اقلیتی برادری کے قبرستانوں کے گرد حفاظتی دیوار کی تعمیر۔

☆ کیلاش اقلیتوں کے لئے خصوصی پیکج۔

☆ اقلیتی طلباء کو تعلیمی وظائف کی فراہمی۔

☆ مندروں، گردواروں اور گرجا گھروں کی تزئین وآرائش کے منصوبے۔

☆ اقلیتی برادری کیلئے فنی مہارت کا منصوبہ۔

☆ اقلیتی طلباء کیلئے درسی کتب اور یونیفارم کی فراہمی۔

☆ اقلیتی برادری کی عبادت گاہوں کے لئے سیکیورٹی فراہم کرنے کا منصوبہ۔

☆ ہندو مندر ڈسٹرکٹ کرک کی تعمیر کے لئے خصوصی منصوبہ۔

جناب سپیکر!

۴۹۔ صوبے میں چائلڈ پراٹیکشن ایکٹ 2010 لاگو ہونے کے بعد صوبائی سطح پر چائلڈ پراٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن قائم کیا گیا ہے جس کی نگرانی میں بچوں کے حقوق، تحفظ اور فلاح و بہبود کے لئے کئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

☆ UNICEF کے تعاون سے صوبہ کے گیارہ اضلاع میں چائلڈ پراٹیکشن یونٹ قائم کئے گئے ہیں۔

۵۰۔ خصوصی افراد معاشرہ کا اہم حصہ ہیں۔حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور ان کی فلاح و بہبود کے حوالے سے نہ صرف موجودہ اداروں کو مزید بہتر کیا جائے بلکہ نئے منصوبوں کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔

☆ ملازمتوں میں ان کا کوٹہ، معذوری سرٹیفیکٹ کا اجراء اور دیگر آلات مثلاً سفید چھڑی، وہیل چیئر، ٹرائی سائیکل وغیرہ کی مفت فراہمی کو یقینی بنایا جارہا ہے تاکہ ان کی رسائی کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔

☆ خصوصی افراد کیلئے پراونشل کونسل برائے بحالی معذوران کے تحت مالی اعانت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

☆ خصوصی تعلیم کے حوالے سے حکومت اسپیشل ایجوکیشن پالیسی بھی لارہی ہے تاکہ خصوصی افراد کے تعلیم سے متعلق مسائل کو حل کیا جاسکے۔

☆ رواں مالی سال میں 39 خصوصی تعلیم کے سکولوں میں خصوصی طلباء اور طالبات میں 3 ہزار روپے فی طالب علم تقسیم کیئے گئے۔

☆ 10 ہزار 122 خصوصی افراد کو تقریباً ساڑھے 5 کروڑ روپے 5 ہزار روپے فی کس کے حساب سے تقسیم کیے گئے۔

☆ اس سلسلے میں تجویز ہے کہ صوبہ بھر میں خصوصی سروے کے ذریعہ معذور افراد کی صحیح تعداد معلوم کی جائے۔

جناب سپیکر!

۵۱۔ صوبے کے تقریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے اور ان کے مسائل کا حل اور ان کو قومی دھارے میں لانا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔

☆ صوبے میں Women Empowerment Policy تیار کی گئی ہے۔جس کی منظوری کے بعد خواتین کی تعلیم، صحت، روزگار اور دیگر مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کے لئے جامع اقدامات اُٹھائے جائینگے۔

☆ صوبے میں وقار نسواں کمیشن کا قیام پہلے ہی لایا جاچکا ہے اور اس کے تحت ضلع کی سطح پر کمیٹیاں قائم کی جا

رہی ہیں جن سے دیہی خواتین کے مسائل کی نشاندہی اور حل میں مثبت پیش رفت ہوگی۔

☆ خواتین کو ہراساں نہ کرنے کے قانون پر موثر عمل درآمد کے لئے صوبائی حکومت نے صوبے کی سطح پر محتسب کے ادارے کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔

☆ اس کے علاوہ خواتین پر تشدد، تیزاب پھینکنے اور کم عمری اور جبری شادی کے واقعات کی روک تھام کے لئے موثر قانون پر کام جاری ہے اور ان پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۵۲۔ زندہ قومیں اپنی ثقافت کے تحفظ اور احیاء کو زندگی کا سرمایہ اور عزت، وقار کی علامت سمجھتی ہیں اور یہ ہماری صوبائی حکومت کا اعزاز ہے کہ ملکی تاریخ میں پہلی بار ''ثقافت کے زندہ امین'' کے عنوان سے 500 ادیبوں شاعروں فنکاروں کو 30 ہزار روپیہ ماہانہ ان کی خدمات کے اعتراف میں دیا جارہا ہے۔

☆ ملک کی سطح پر پہلی مرتبہ صوبائی محکمہ آثار قدیمہ نے مئی میں بین الاقوامی آثار قدیمہ کانفرنس منعقد کی۔

☆ صوبے کی سطح پر پہلی مرتبہ انڈر23 KP گیمز 2016 کا اہتمام کیا گیا۔جس میں تمام ڈویژن سے 5ہزار 500 کھلاڑیوں نے شرکت کی۔

☆ تحصیل کی سطح پر 24 کھیل کے میدان مکمل ہوئے ہیں اور 34 اگلے سال مکمل ہوں گے۔

۵۳۔ اس کے علاوہ غنی ڈھیری لائبریری پشکلاوتی میوزیم چارسدہ کی دیکھ بھال اور مناسب انتظام کے لئے 6 آسامیوں کی تخلیق کی گئی ہے اور غنی ڈھیری کمپلیکس کے سالانہ گرانٹ میں اضافہ کردیا گیا ہے۔محکمہ آثار قدیمہ نے صوابی اور ڈی آئی خان میں نئے تاریخی مقامات دریافت کئے ہیں۔جن کی ترقی پر خطیر رقوم صرف کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

۵۴۔ اب میں معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2016-17 کے بجٹ کا جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

۵۵۔ آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل محاصل کا تخمینہ 505 ارب روپے ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بشمول سالانہ ترقیاتی پروگرام 505 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

۵۶۔ آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔

- ☆ وفاقی قابل تقسیم محاصل میں سے صوبے کو 293 ارب، 69 کروڑ، 43 لاکھ روپے ملنے کا امکان ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 17 فیصد زیادہ ہے۔
- ☆ بدامنی کے خلاف جنگ کے اخراجات کے طور پر 35 ارب، 28 کروڑ، 94 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 17 فیصد زیادہ ہے۔
- ☆ صوبے کے جنوبی اضلاع میں تیل و گیس کی پیداوار پر رائلٹی کی مد میں 17 ارب، 19 کروڑ، 99 لاکھ روپے دستیاب ہوسکیں گے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 11 فیصد کم ہے۔
- ☆ بجلی کے خالص منافع کی مد میں 18 ارب 70 کروڑ 40 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔
- ☆ خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں 15 ارب روپے وفاقی حکومت فراہم کرے گی۔
- ☆ صوبے کے اپنے ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل سے تقریباً 49 ارب، 50 کروڑ، 70 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے ۔جن میں سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس سے 10 ارب اور صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے 3 ارب، 63 کروڑ روپے بھی شامل ہیں۔
- ☆ سرکاری اراضی کی تجارتی استعمال سے 12 ارب 70 کروڑ روپے آمدن متوقع ہے۔

☆ ہمارے جنگلات میں لکڑی کی ایک بڑی مقدار خشک اور افتادہ درختوں کی شکل میں ضائع ہو رہی ہے۔حکومت نے محکمہ جنگلات کو ہدایت کی ہے کہ ایسی تمام لکڑی کو اکٹھا کر کے نزدیکی ٹمبر ڈپوؤں میں پہنچائے تا کہ اس کی نیلامی کی جا سکے۔ ہمیں توقع ہے کہ اس سے حکومت کو 6 ارب روپے کی آمدن ہو گی۔

☆ اضافی اخراجات کے لیے گزشتہ سالوں کی بچت شدہ رقومات میں سے 11 ارب 85 کروڑ 52 لاکھ روپے کی فراہمی کی تجویز ہے۔

☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مختلف منصوبوں پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے 12 ارب 20 کروڑ روپے قرضہ لیا جائے گا۔

☆ پن بجلی گھروں کی فنانسنگ کے لئے ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ سے 15 ارب روپے مہیا ہونگے۔

☆ دیگر متفرق وسائل سے 55 کروڑ روپے ملنے کی توقع ہے۔

☆ اسی طرح Foreign Projects Assistance کی مد میں 36 ارب روپے ملنے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

۵۷۔ آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 505 ارب روپے جس میں 344 ارب روپے اخراجات جاریہ کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں رکھی گئی رقوم کی نسبت تقریباً 10 فیصد زیادہ ہیں۔ چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

☆ تعلیم کے لیے 111 ارب، 52 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جن میں 102 ارب 2 کروڑ روپے ابتدائی وثانوی تعلیم کے لئے اور 9 ارب 50 کروڑ روپے اعلیٰ تعلیم کے لئے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 15 فیصد زیادہ ہے۔

☆ صحت کے لیے 38 ارب، 42 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 28 فیصد زیادہ ہے۔

☆ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم وترقی خواتین کے لیے 1 ارب 69 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 23 فیصد زیادہ ہے۔

☆ پولیس کے لیے 32 ارب، 94 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

☆ آبپاشی کے لیے 3 ارب، 42 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 6 فیصد زیادہ ہے۔

☆ فنی تعلیم اور افرادی تربیت کے لیے 1 ارب 97 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 12 فیصد زیادہ ہے۔

☆ کھیل، ثقافت وسیاحت کے لیے 60 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 26 فیصد زیادہ ہے۔

☆ زراعت کے لیے 3 ارب، 80 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 8 فیصد زیادہ ہے۔

☆ ماحولیات وجنگلات کے لیے 2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 9 فیصد زیادہ ہے

☆ مواصلات وتعمیرات کے لیے 3 ارب 20 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 16 فیصد زیادہ ہے۔

☆ پنشن کے لیے 40 ارب، 91 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 11 فیصد زیادہ ہے

☆ گندم پر سبسڈی کے لئے پچھلے سال کی طرح اس سال بھی 2 ارب، 90 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کے لیے 8 ارب 8 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اور

☆ بیرونی واندرونی قرضوں کی واپسی اور سرکاری ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ اور موٹر سائیکل ایڈوانسز کے لئے 11 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۵۸۔ ہماری حکومت نے مالیاتی نظم وضبط کو مؤثر بنانے کے لیے رواں مالی سال کی طرح اگلے مالی سال کے بجٹ کو بھی تین حصوں یعنی فلاحی، ترقیاتی اور انتظامی بجٹ میں تقسیم کیا ہے۔

۵۹۔ آئندہ مالی سال کے جاریہ بجٹ میں 294 ارب، 22 کروڑ روپے فلاحی بجٹ کے لیے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل بجٹ کا 61 فیصد ہے اس طرح یہ رقم رواں مالی سال کے مقابلے میں 12 فیصد زیادہ ہے۔

۶۰۔ اسی طرح انتظامی بجٹ کے لیے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 49 ارب، 78 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا 10 فیصد ہے اور رواں مالی سال کی نسبت 3 فیصد کم ہے۔

۶۱۔ ترقیاتی بجٹ کے لئے آئندہ مالی سال 161 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا تقریباً 32 فیصد بنتا ہے۔

۶۲۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں موجودہ ٹیکسوں کی شرح میں ردوبدل کرنے اور اس کا دائرہ کار بڑھانے کی تجویز ہے۔

- ☆ گاڑیوں کے سالانہ ٹیکس کی موجودہ شرح دوسرے صوبوں سے کم ہے، لہٰذا گاڑیوں کے سالانہ ٹیکس کی شرح میں اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔ بعض گاڑی مالکان اپنی گاڑیوں کی رجسٹریشن کے وقت اپنی خواہش کے مطابق رجسٹریشن نمبر لینے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے قانون میں ترمیم کی تجویز ہے تاکہ متعلقہ محکمہ رجسٹریشن نمبر جاری کرنے کے لئے مناسب فیس کا تعین کر سکے۔
- ☆ آئین میں اٹھارویں ترمیم کے بعد خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی صوبوں کو سونپی گئی تھی۔ صوبائی حکومت نے خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی قائم کی گئی جسے خدمات پر Sales Tax کی وصولی کے ساتھ ساتھ اس ٹیکس سے وابستہ مختلف امور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ سیلز ٹیکس کے First Schedule میں خدمات کا تعین ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ First Schedule میں

مزید سروسز کا اضافہ کیا جائے۔

☆ سٹیمپ ڈیوٹی کی کچھ آئٹمز کی شرح میں اضافہ کی تجویز ہے۔

☆ الیکٹرسٹی ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ کی تجویز ہے۔

☆ عوام کو مزید ریلیف دینے کے لئے انتقالات پر فیس کی موجودہ شرح 2 فیصد سے کم کر کے ایک فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 2016-17

جناب سپیکر!

۶۳۔ اب میں آپ کی اجازت سے اِس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2016-17 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر!

سالانہ ترقیاتی پروگرام 2016-17 کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں۔

- ☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم **161 ارب** روپے ہے، جس میں **36 ارب** روپے بیرونی امداد بھی شامل ہے۔
- ☆ آئندہ مالی سال کا صوبائی ترقیاتی پروگرام **125 ارب** روپے پر محیط ہے۔ جس میں 113 ارب اصل اور 12 ارب روپے کا قرضہ شامل ہے۔
- ☆ صوبائی پروگرام **1516** منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں **1237** جاری اور **279** نئے منصوبے شامل ہیں۔
- ☆ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** کی تیاری میں ہم نے زیادہ رقوم جاری منصوبوں کے لئے مختص کیں ہیں تاکہ ان کی فوری تکمیل سے عوام الناس کو فائدہ پہنچے۔

جناب سپیکر!

۶۴۔ میں اِس معزز ایوان کی توسط سے اُن تمام دوست ممالک اور عالمی اداروں جن میں حکومت برطانیہ، جاپان، یورپی یونین، امریکہ، ناروے، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اٹلی اور آسٹریلیا کے علاوہ عالمی ادارے، جن میں اقوامِ متحدہ، عالمی بنک، یو ایس ایڈ اور ایشیائی ترقیاتی بینک شامل ہیں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے بیرونی امداد **32** ارب 88 کروڑ سے بڑھا کر 36 ارب روپے کر دی جس میں **26 ارب 88 کروڑ** روپے گرانٹ جبکہ **9 ارب 12 کروڑ** روپے آسان شرائط پر قرضہ شامل ہے۔ جو 59 منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔ میں اِس معزز ایوان کی طرف سے اُن تمام دوست ممالک اور عالمی اداروں کو یہ یقین دِلاتا ہوں کہ صوبائی

حکومت ترقی کے سفر میں اِن کے ساتھ ہر قسم کا تعاون جاری رکھے گی اور آنے والے وقتوں میں اِسے مزید وسعت دی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۶۵۔ اب میں آپ کی اجازت سے اِس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2016-17 میں مختلف شعبوں کے چیدہ چیدہ نکات کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

۶۶۔ سکولوں میں ضرورت کے تحت فرنیچر، لیبارٹریوں کا سامان اور پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے گا۔ مستحق اور ذہین طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے اور اساتذہ کی استعدادکار بڑھانے کیلئے عملی اقدامات اُٹھائے جائینگے۔ **اعلیٰ تعلیم کے شعبے** میں سرکاری کالجوں میں اضافی کمروں کی تعمیر، پانی کی فراہمی، امتحانی کمروں کی تعمیر، فرنیچر، کمپیوٹرز، لائبریری کتب، مشینری و لیبارٹری کے آلات کے علاوہ پہلے سے موجود کالجوں میں شمسی توانائی سے چلنے والے آلات کو نصب کرنا، صوبے میں سرکاری کالجوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنا، سرکاری کالجوں کو سیکیورٹی کی فراہمی کو ممکن بنانا، جبکہ چار دیواری کی تعمیر، اساتذہ کو مختلف شعبوں میں لازمی تربیت کی فراہمی، کھیل کے میدانوں کو کالج کونسل کے ذریعے بحالی جیسے منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔

۶۷۔ **ابتدائی اور ثانوی تعلیم** کے شعبے میں شامل منصوبوں کیلئے مالی سال **2016-17** میں **12 ارب 45 کروڑ** روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سال مختص کردہ رقم **72** منصوبوں پر خرچ ہوگی۔ ان میں **64** جاری منصوبوں کیلئے **10** ارب روپے جبکہ **8** نئے منصوبوں کیلئے **2** ارب **42 کروڑ** روپے رکھے گئے ہیں۔ اس شعبہ کے اہم اہداف درجہ ذیل ہیں:۔

- ☆ صوبے میں طلباء وطالبات کیلئے **160** نئے پرائمری سکولز قائم کیے جائینگے۔
- ☆ صوبے میں طلباء وطالبات کیلئے **100** نئے سیکنڈری سکولز تعمیر کیے جائیں گے۔
- ☆ **100** دینی مدارس کو پرائمری سکول میں تبدیل کیا جائے گا۔
- ☆ صوبے بھر میں 200 سمارٹ سکول کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔

☆ صوبے میں **6** عدد کلسٹر ہاسٹل برائے خواتین تعمیر کیے جائیں گے۔

☆ صوبے کی سطح پر طلباء و طالبات کیلئے **100** پرائمری سے مڈل سکول تک، **100** مڈل سے ہائی سکول تک جبکہ **100** ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول تک کا درجہ بڑھایا جائے گا۔

☆ صوبے کی سطح پر گورنمنٹ ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں **500** نئے آئی ٹی لیبارٹریز قائم کی جائیں گی۔

☆ صوبے بھر میں **100** ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں کمرہ امتحان تعمیر کیے جائینگے۔

☆ سوات میں طلبا کیلئے کیڈٹ کالج کا قیام۔

☆ آرمی پبلک سکول کے شہداء کی یاد میں آرکائیوز پبلک لائبریری کے احاطے میں شہداء کے نام اور تصاویر کندہ کی جائینگی۔

☆ زلزلے اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں سکولوں کی تعمیر، مرمت و بحالی کی جائیگی۔

☆ صوبے میں ضرورت کی بنیاد پر **50** پہلے سے موجود سکولوں کی دوبارہ تعمیر و مرمت کی جائیگی۔

☆ طالبات کی بنیادی تعلیم کیلئے **1300** کمیونٹی سکول قائم کیے جائیں گے۔

☆ ذہین بچوں کو وظائف دینے کا پروگرام جاری رکھا جائیگا۔

☆ 4 لاکھ 46 ہزار ثانوی سکولوں کے چھٹی جماعت سے لیکر دسویں جماعت تک کے طالبات کو 200 روپے ماہانہ وظائف دیے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۶۸۔ اسی طرح **اعلیٰ تعلیم** کے شعبے میں شامل منصوبوں کیلئے مالی سال **2016-17** میں **4 ارب 78 کروڑ** روپے مختص کئے گئے ہیں جو کل **60** منصوبوں پر خرچ ہونگے۔ ان میں **45** جاری منصوبوں کیلئے **3 ارب 64** کروڑ روپے جبکہ **15** نئے منصوبوں کیلئے **ایک ارب 15 کروڑ** روپے رکھے گئے ہیں۔ شعبہ اعلیٰ تعلیم کے اہم اہداف درجہ ذیل ہیں:۔

☆ ضرورت کی بنیاد پر صوبے میں 10 نئے سرکاری کالجز کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔

☆ جہانزیب کالج سوات کی استعداد بڑھائی جائے گی۔

☆ زلزلے سے متاثرہ کالجوں کی مرمت و بحالی کی جائے گی۔

☆ غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی صوابی میں اکیڈیمک بلاکس تعمیر کیے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۶۹۔ **صحت** ایک انتہائی اہم شعبہ ہے، جس کے ساتھ معاشرے کے ہر فرد کا واسطہ پڑتا ہے۔ ان منصوبوں میں ایسے اقدامات شامل ہیں، جن کے ذریعے زچہ و بچہ کی صحت، بنیادی صحت میں بہتری، ہیپاٹائٹس، ملیریا اور ڈینگی سے بچاؤ کے اقدامات کے ساتھ ساتھ بچوں و ماؤں کی شرح اموات کم کرنے کے علاوہ کینسر، یرقان اور ٹی بی کے مریضوں کو بھی مفت علاج فراہم کیا جائیگا۔ اِس کے علاوہ تخفیف غربت پروگرام کے تحت صوبے بھر کے ہسپتالوں میں حادثات اتفاقیہ کو ادویات کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ پولیو اور دیگر متعلقہ بیماریوں کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے ایک نیا 5 سالہ پروگرام "خیبر پختونخواہ ایمونائزیشن پروگرام" GAVI فنڈ کی مالی معاونت سے شروع کیا جائیگا۔ علاوہ ازیں HIV, Hepatitis اور Thalassemia کے کنٹرول کے لئے ایک نیا مربوط پروگرام بھی شروع کیا جائیگا، سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** میں اس شعبہ کے **93 منصوبوں** کیلئے **10 ارب 54 کروڑ روپے** مختص کیے گئے ہیں۔ اِس شعبے کے اہداف مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ Peshawar Institute of Cardiology کی تکمیل کے ساتھ ان کے لئے فرنیچر اور مشینری و آلات کی فراہمی۔

☆ صوابی میں پہلے سے موجود ضلعی ہسپتال کی ازسرنو تعمیر کی جائے گی۔

☆ سول ہسپتال شکردرہ کوہاٹ اور اوگی مانسہرہ میں رورل ہیلتھ سنٹر کو کیٹیگری۔ڈی ہسپتال کا درجہ دیا جائیگا۔

☆ سوات اور دیر کے ہسپتالوں کی درجہ بلندی۔

☆ پشاور، مردان اور صوابی میں بنیادی صحت مراکز کی درجہ بلندی۔

☆ گجو خان میڈیکل کالج صوابی کیلئے زمین کی خریداری جبکہ دیر لوئر میں تیمر گرہ میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ حکومت جرمنی کی مدد سے ایبٹ آباد، سوات اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ریجنل بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹرز کا قیام۔

☆ مردان میں خیبر انسٹیٹیوٹ آف نیورو سائنسز اینڈ کلینیکل ریسرچ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل کالج پشاور کا قیام۔

☆ سیدو میڈیکل کالج سوات کیلئے مشینری و آلات کی خریداری۔

☆ اس سال 3500 سرطان کے مریضوں کو مفت علاج فراہم کیا جائے گا۔

☆ صوبے کے تمام ضلعی و تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کے معیار کو بہتر بنانا شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۷۰۔ صوبہ خیبر پختونخواہ میں **شعبہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین** کے ذریعے معاشرے کے غریب و نادار، خصوصی افراد، نشے کے عادی افراد کا علاج اور بعد ازاں ان کو فنی مہارت میں تربیت فراہم کی جائے گی۔ صوبے بھر میں فلاحی مراکز میں بے سہارا و یتیم بچوں، بے سہارا خواتین کو پناہ و ہنر کی تعلیم، معذور اور معمّر افراد کیلئے وظائف، منشیات کے عادی اَفراد کا علاج اور خصوصی افراد کی خود کفالت بھی شامل ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** میں اِس شعبے کے **27** منصوبوں کیلئے **46 کروڑ روپے** مختص کیے گئے ہیں۔ جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہونگے:۔

☆ صوبے کے تمام ڈویژنل سطح پر اسپیشل ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ کو ثانوی سکولوں کی تعمیر اور درجہ بڑھایا جائے گا۔

☆ نوشہرہ میں سماجی بہبود کمپلکس جبکہ دیر لوئر میں خصوصی تعلیم کیلئے کمپلکس کا قیام بھی عمل میں لایا جائیگا۔

☆ صوبے میں ضرورت کی بنیاد پر خواتین کیلئے دستکاری سنٹر کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۷۱۔ کسی بھی علاقے کی پہچان اس کی ثقافت، زبان، خیالات، عقائد و رسومات اور کھیلوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہمارے صوبے کی پہچان ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی ورثہ

پر مشتمل ہے۔اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبے کی بہتری کیلئے سیاحت کے شعبے کو مزید وسعت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سیاحوں کے لئے بہتر سہولیات کی فراہمی اور سیکیورٹی بھی شامل ہے۔تا کہ سیاحت کے شعبے سے وابستہ غیر ملکیوں کے خدشات کو دور کیا جائے۔صوبائی حکومت نے سیاحت، ثقافت اور کھیل کے شعبے میں کئی نئے منصوبے شروع کیے گئے ہیں، صوبائی حکومت نے سال **2016-17** میں **59** منصوبوں کیلئے **3 ارب 11 کروڑ** روپے مختص کیے ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۲۔ صوبائی حکومت نے صوبے میں مقیم اقلیتی برادری کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کا تہیہ کیا ہے۔آئندہ مالی سال **2016-17** میں اِس شعبے کے کل **18** منصوبوں کیلئے **37 کروڑ** روپے مختص کیے ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۳۔ شاہرات کے شعبے میں صوبائی حکومت آئندہ مالی سال صوبے کے مختلف علاقوں میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کر رہی ہے،جن میں سڑکوں، دورویہ سڑکوں اور پُلوں کی تعمیر و مرمت و بحالی شامل ہے، صوبے کے مختلف اضلاع میں تقریباً 650 کلومیٹر پختہ سڑکیں اور 17 آر سی سی اور سٹیل پلوں کی تعمیر و تنصیب مکمل کی جائیں گی۔آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے **330** منصوبوں کیلئے **10 ارب 80 کروڑ** روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۴۔ **مکانات** کے شعبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** میں **11** منصوبوں کیلئے **54 کروڑ** روپے مختص کیے گئے ہیں۔جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ چند نئے منصوبے بھی شامل کیے گئے ہیں جن میں صوبے کی سطح پر کم آمدنی والے طبقہ کو مکانات تعمیر کرنے کیلئے جامع منصوبہ بندی و خاکہ، پشاور ماڈل ٹاؤن کیلئے ایک لاکھ 17 ہزار کنال زمین جبکہ اس ماڈل ٹاؤن تک رسائی کیلئے ایکسپریس وے سے لے کر جی ٹی روڈ

(تاروجبہ) پشاورتک سڑک کی تعمیر کیلئے 800 کنال زمین کی خریداری کوممکن بنایا جائے گا۔اس کے علاوہ ہنگو میں ٹاؤن شپ تعمیر کرنے کیلئے 1755 کنال غیر سرکاری زمین کا حصول جبکہ موٹر وے سٹی نوشہرہ کیلئے زمین کی خریداری بھی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۷۵۔ **موجودہ حکومت نے مالی سال 2016-17 میں شہری ترقی کے شعبے کو 27 منصوبوں کیلئے 5** ارب **55** کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کیے ہیں۔جن کے اہداف درج ذیل ہیں:۔

- ☆ رنگ روڈ پشاور پر انٹرچینج کی تعمیر کیلئے ڈیزائن
- ☆ صاف پانی کے پرانے اور بوسیدہ پائپوں کی از سرنو تعمیر۔
- ☆ صوبے کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کو خوبصورتی وترقی دینا۔
- ☆ چترال میں لوکل گورنمنٹ کمپلکس کی تعمیر۔
- ☆ رنگ روڈ حیات آباد ٹول پلازہ سے لیکر جی ٹی روڈ تک سڑک کے دونوں اطراف میں سروس روڈ قائم کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر!

۷۶۔ خالص اور صاف پانی ہر انسان کی صحت کیلئے نہایت ضروری ہے۔صوبائی حکومت نے اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سال **2016-17** میں اس شعبے کے **89** منصوبوں کے لئے **4** ارب **15** کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:۔

- ☆ صوبے کی سطح پر گریویٹی بیسڈ واٹرسپلائی سکیم کی تعمیر۔
- ☆ صوبے میں پہلے سے موجود 200 واٹرسپلائی سکیموں کو شمسی توانائی سے چلایا جائے گا۔
- ☆ ٹانک، تحصیل کلاچی اورڈیرہ اسماعیل خان کو گومل زام ڈیم سے واٹرسپلائی سکیموں کی جائزہ رپورٹ۔
- ☆ کوہاٹ اور رحمان آباد گاؤں شکردرہ کو دریائے سندھ سے واٹرسپلائی سکیموں کی توسیع کے ذریعے پانی کی

فراہمی کوممکن بنایا جائیگا۔

☆ پشاور کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کیلئے جبہ ڈیم کی تعمیر۔

☆ زلزلہ اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں پہلے سے موجود واٹر سپلائی پائپوں کی مرمت و بحالی۔

جناب سپیکر!

۷۷۔ صوبائی حکومت نے **توانائی و بجلی** کے شعبے میں آئندہ مالی سال کے دوران **33** منصوبوں کیلئے **4** کروڑ روپے مختص کیے ہیں جو خاص اہمیت کے حامل منصوبوں پر خرچ کیے جائینگے۔اِن میں سرفہرست منصوبوں میں بالاکوٹ،موجی گرام،شوغور،استوربونی، بری کوٹ پتراک، پتراک شرینجل ہائیڈل پاور کا بغور و تفصیل جائزہ رپورٹ تیار کرنا، ریشون ہائیڈل پاور کی ازسرنو بحالی،توانائی تک رسائی کیلئے ابشاروں،نہروں اور دریاؤں پر منی ہائیڈل پاور تعمیر کیے جائینگے جن کی رقم ہائیڈل فنڈ سے فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔وہی اللہ ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا پھر ہم نے اِس کے ذریعے ہر چیز کے سبزہ کو نکالا۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے صوبے کو آبی وسائل کے لحاظ سے بہترین نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔آبپاشی ہمارے زراعت کے لئے ایک شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔اِس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے آبپاشی کے شعبے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** کے تحت **208** منصوبوں کیلئے **6 ارب 93 کروڑ روپے** مختص کیئے گئے ہیں۔اس شعبے میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبوں کا بھی آغاز کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

☆ ضلع نوشہرہ میں جڑوبہ ڈیم اور ہری پور میں چاپرہ ڈیم کی تعمیر۔

☆ سیلاب سے بچاؤ کے لئے دریائے کابل پر موٹروے پل سے لے کر خیشکی نوشہرہ تک حفاظتی پشتوں کی تعمیر۔

☆ ضلع دیر اپر میں کلکوٹ آبپاشی کے منصوبے کے ساتھ ساتھ سیلاب سے بچاؤ کے منصوبے کی تکمیل بھی ہوگی۔

☆ ضلع مانسہرہ میں سیرن رائٹ بنک کینال تعمیر کیا جائے گا،جس کی تکمیل سے 12 ہزار ایکڑ اراضی زیر

آبپاش آجائے گی۔

☆ صوبہ بھر میں پہلے سے موجود ٹیوب ویلوں کو شمسی توانائی سے چلنے والے آلات نصب کیے جائیں گے۔

ان آبپاشی کے منصوبوں کی تکمیل سے تقریباً 3 لاکھ 27 ہزار 450 ایکڑ اراضی زیر آب لائی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۷۹۔ زراعت دیہی علاقوں کی ترقی، غربت میں تخفیف اور روزگار مہیا کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** میں زراعت کے شعبے میں **45** منصوبوں کے لئے **3 ارب 98 کروڑ** روپے مختص کیے ہیں۔جن سے درج ذیل اہداف حاصل کیے جائیں گے:

☆ 786 ڈریپ (Drip) اور فرو (Furrow) آبپاشی کے نظام نصب کرنے کے ساتھ ساتھ 393 آبی کھالوں کی تعمیر بھی کی جائے گی۔

☆ 600 کھالوں (water courses) کی تعمیر و مرمت اور 260 پانی ذخیرہ ٹینکیوں (water storage tank) کی تعمیر۔

☆ غربت میں کمی کے لئے مرغبانی اور مویشیوں کی پیداوار میں اضافے کے لئے اقدامات اور نئے منصوبوں کا اجراء۔

☆ 3 ہزار 220 ایکڑ زرقبہ پر پھلوں کے نئے باغات لگائے جائیں گے۔

☆ گندم، مکئی، چاول، مونگ پھلی اور چنے کی پیداوار اور پیاز کے بیج کی پیداوار کیلئے 603 ٹیکنالوجی ٹرانسفر سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔

☆ 19 لاکھ 21 ہزار جانوروں کے علاج کے ساتھ ساتھ 17 لاکھ 45 ہزار جانوروں کی ویکسینیشن اور 3 لاکھ 25 ہزار جانوروں میں مصنوعی نسل کشی کی جائیگی۔

☆ 195 چیک ڈیم 80 حفاظتی بند 30 سپیل وے، 45 انلیٹ آوٹ لیٹ، 60 بارانی پانی ذخیرہ کے تالابوں کے علاوہ 40 ڈائیورژن بند تعمیر کئے جائیں گے۔

☆ 137 پانی ذخیرہ کرنے کے ریزروائر تعمیر کئے جائیں گے۔

☆ 30 پرانے شفاء خانہ حیوانات کی بحالی عمل میں لائی جائی گی۔

☆ انصاف ویٹرنری کلینک کا قیام۔

☆ صوبے کی سطح پر سرکاری سکولوں میں مچھلیوں کیلئے ایکوریم قائم کیے جائیں گے۔

☆ ٹراوٹ ماہی پروری ٹھنڈے پانی اور علاقوں کی پہچان اور ذریعہ معاش ہے، لہذا اسکو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے صوبائی حکومت اس سال کئی خصوصی اقدامات کر رہی ہے۔ جن میں سوات میں ٹراوٹ مچھلی کی افزائش نسل کیلئے تالابوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ٹھنڈے چشموں میں بھی ٹراوٹ مچھلیوں کی افزائش کو ممکن بنایا جائے گا۔ تاکہ سیاحوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر!

۸۰۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** میں شعبہ صنعت کے **26** منصوبوں کیلئے **1 ارب 46 کروڑ** روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان میں صوابی اور چارسدہ میں یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے نئے کیمپس کی جائزہ رپورٹس، پشاور میں نئے صنعتی زون کا قیام جس میں فرنیچر، قالین بانی اور معدنی جواہرات پر مشتمل صنعتیں قائم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

۸۱۔ صوبائی حکومت آئندہ مالی سال کے دوران مختلف علاقوں میں معدنی وسائل کی دریافت وفروغ کیلئے جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ نئے منصوبوں کے تحت ضلع چترال میں محکمہ معدنیات کے حصول کو فروغ دینے کیلئے ضلعی دفاتر کے قیام اور صوبے میں معدنیات کی مربوط معلومات پر مبنی منصوبوں کا آغاز کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ صوبے میں منرل اکنامک پراسیسنگ زون قائم کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں صوبے میں منرل پارک کا قیام بھی عمل میں لایا جائیگا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام سال **2016-17** میں اِس شعبہ کے **21** منصوبوں کیلئے **62 کروڑ** روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۲۔ **ٹرانسپورٹ** کے شعبے میں صوبائی حکومت نے جاری منصوبوں کے علاوہ کئی نئے منصوبوں کو شروع کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے، جن میں پشاور میں ٹرک ٹرمینل کے قیام کیلئے زمین کی خریداری کے علاوہ صوبے کی سطح پر ٹرانسپورٹ سٹیشن کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** میں **8** منصوبوں کیلئے کل **18 کروڑ** روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۳۔ صوبائی حکومت نے سال **2016-17** میں جنگلات کے شعبے کے **51** منصوبوں کیلئے **2 ارب** روپے مختص کیے ہیں۔ جن سے مختلف اہداف حاصل ہونگے۔

- ☆ عوام کے دیرینہ مطالبے کے پیش نظر اس سال چڑیا گھر کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔
- ☆ پشاور، سوات اور مانسہرہ میں بیجوں کو بروئے کار لانے کیلئے لیبارٹری کی توسیع کے ساتھ ساتھ ذخیرہ کرنے کی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گے۔
- ☆ صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوبی جنگلات والے کے علاقوں میں مگس بانی کے فروغ کے ذریعے بہتر معاشی مواقع فراہم کرنا۔

جناب سپیکر!

۸۴۔ صوبائی حکومت نے شعبہ **ماحولیات** کو سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** میں **7** منصوبوں کے لئے **6 کروڑ** روپے مختص کیے ہیں۔ جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ ایک نیا منصوبہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ جس میں Environmental Protection Agency میں GIS کے ذریعے مانیٹرنگ کے نظام کو متعارف کرانا شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۸۵۔ صوبائی حکومت خوراک کے شعبے میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے شروع کر

رہی ہے۔جن میں ضلع شانگلہ،کوہستان ،تورغر اورلکی مروت میں اجناس ذخیرہ کرنے کیلئے زمین خریدی جائے گی۔اس کے علاوہ صوبہ خیبر پختونخوا میں اہم گوداموں کی تعمیر ومرمت کی جائے گی۔علاوہ ازیں صوبے کے مختلف اضلاع جن میں ٹانک ،ہنگو ،شانگلہ ،دیراپر، چترال اور ملاکنڈ میں گندم ذخیرہ کرنے کیلئے سٹیل سیلو کی جائزہ رپورٹ اورتعمیر بھی شامل ہے۔صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** میں اِس شعبے کے **11** منصوبوں کیلئے **73 کروڑ روپے** مختص کیے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۶۔ آئندہ مالی سال میں شعبہ **اطلاعات** میں جاری منصوبوں کے علاوہ کئی نئے منصوبوں پر کام کا آغاز ہوگا جن میں نظامت اطلاعات صوبہ بھر میں خودمختار و آزاد رپورٹنگ سسٹم قائم کرے گا، جو کہ صوبائی اسمبلی کے تمام حلقوں میں جاری یا مکمل کیے گئے ترقیاتی پروگراموں کو اجاگر کرے گا اور متعلقہ عوام کو ان کے فوائد سے آگاہ کرے گا۔ اسکے علاوہ تین اضلاع مین اخبار فروشوں کی سہولت کیلئے مارکیٹ بنائی جائے گی۔ اِس سال مجموعی طور پر شعبہ اطلاعات کے **5** منصوبوں کیلئے **18 کروڑ روپے** مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۷۔ صوبائی حکومت نے محنت کے شعبے میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کیے ہیں جن میں صوبے کی سطح پر Center for Occupational Safety اور ہیلتھ سنٹر کا قیام جیسے منصوبے شامل ہیں۔اس کے علاوہ چائلڈ لیبر سروے کے ذریعے مشقت کرنے والے بچوں کی نشاندہی بھی کی جائے گی اور بعدازاں انکی فلاح و بہبود کیلئے تجاویز بھی مرتب کرائی جائیں گی۔سال **2016-17 میں اس** شعبہ کے **7** منصوبوں کیلئے **9 کروڑ روپے** مختص کیے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۸۔ شعبہ لوکل گورنمنٹ کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت **36** منصوبوں کیلئے **6** ارب روپے مختص

کیے گئے ہیں، جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبوے بھی شامل کیے گئے ہیں۔ جن میں پشاور میں جنرل بس سٹینڈ کا قیام، پسماندہ علاقوں کیلئے اسپیشل پیکج کا اجراء اس کے علاوہ ملاکنڈ ہل اسٹیشن اپ لفٹ کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ضلعی حکومتوں کے **3** منصوبوں کیلئے **33** ارب **90** کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۹۔ صوبائی حکومت نے ملٹی سیکٹورل ڈویلپمنٹ پروگرام کیلئے سال **2016-17** میں 39 منصوبوں کیلئے **3** ارب **24** کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جس میں ضلع سوات میں دہشت گردی اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی خصوصی ترقیاتی پیکج کا اجراء کیا جائے گا۔ USAID کے تعاون سے صوبہ خیبر پختونخواہ میں گورننس پراجیکٹ کا قیام کیساتھ ساتھ اکنامک گروتھ اور صوبے میں آسامیاں پیدا کرنے کا پروگرام بھی شروع کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ توانائی پیدا کرنے والے علاقوں کیلئے ترقیاتی سکیموں کے اجراء کے ساتھ ساتھ صوبہ خیبر پختونخواہ میں جدید خیالات کو روشناس کرنے کیلئے تجرباتی بنیادوں پر ٹیلی فریمنگ، ٹیلی میڈیسن اور ٹیلی سِکل کا فروغ بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۹۰۔ مالی سال **2016-17** میں **داخلے کے شعبے میں 59** منصوبوں کیلئے **2** ارب **42** کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کیے گئے ہیں۔ جس کے ذریعے صوبے میں پولیس لائنز، پولیس سٹیشنز اور پولیس پوسٹوں کی تعمیر سے امن وامان میں بہتری، قانون کی بالادستی اور عوام کو تحفظ فراہم کرنے میں اہم پیش رفت ہوگی۔ اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:

☆ نوشہرہ میں جوائینٹ پولیس ٹریننگ سنٹر فیز۔II کا قیام
☆ صوبے میں تحصیل کی سطح پر ماڈل پولیس سٹیشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
☆ ڈیرہ اسماعیل خان میں پہلے سے موجود سنٹرل جیل کی از سرنو تعمیر جبکہ نوشہرہ، ملاکنڈ اور شانگلہ میں ڈسٹرکٹس جیل کی تعمیر کیلئے بھی جائزہ رپورٹس تیار کی جائے گی۔

☆ صوبے میں زلزلے سے متاثرہ جیلوں کی ازسرنوتعمیر جبکہ پہلے سے موجود جیلوں کی بحالی ومرمت کیساتھ ساتھ سیکیورٹی کومزید بہتر بنانا۔

☆ صوابی میں ڈسٹرکٹ جیل جبکہ سوات میں پہلے سے موجود ڈسٹرکٹ جیل کی ازسرنوتعمیر کی جائے گی۔

☆ صوبے میں 6 جیلوں کو ہائی سکیورٹی زون جیل میں تبدیل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۹۱۔ **انصاف وقانون** کے شعبے کو آئندہ مالی سال **2016-17** میں **35** منصوبوں کیلئے ایک ارب **37 کروڑ روپے** مختص کیے گئے ہیں۔ جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کئے گئے ہیں۔

☆ ضلع سوات اور ایبٹ آباد میں وکلاء کیلئے بار روم کی تعمیر کا منصوبہ بھی شامل ہے۔

☆ صوبہ بھر میں موبائل کورٹس کے قیام کے علاوہ ضرورت کی بنیاد پر مختلف اضلاع میں عدالتوں کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کیلئے کورٹ آٹومیشن کا قیام بھی عمل میں لایا جائیگا۔

جناب سپیکر!

۹۲۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام **2016-17** میں صوبائی حکومت نے خصوصی پروگرام کے **4** منصوبوں کیلئے **ایک** ارب **90** کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جس سے صوبے کی معاشی ترقی کیساتھ ساتھ غربت اور بے روزگاری میں بھی تخفیف کا سبب ہوگی۔

جناب سپیکر!

۹۳۔ پراونشل فنانس کمیشن صوبائی consolidated فنڈ میں سے مقامی حکومتوں کیلئے وسائل کا تعین کرتا ہے۔ کمیشن، ایوارڈ وضع کرتے وقت غربت، آبادی، lag in infrastructure اور محصولات کے ذرائع کا خیال رکھتا ہے۔

۹۴۔ صوبائی ترقیاتی پروگرام کا حجم 125 ارب روپے ہے۔صوبائی ترقیاتی پروگرام کا 12 ارب 20 کروڑ حصہ اندرونی قرضہ جات کے فنڈ سے پورا کیا جائے گا۔لہٰذا صوبائی حکومت نے ضلعی حکومتوں کے لئے 33ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہے۔جس کی تفصیل ذیل ہے:

☆ ضلعی حکومتوں کو 8ارب 66 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے

☆ TMAs کو 8ارب 66 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے

☆ ویلج/نیبر ہوڈ کونسلوں کو 10ارب 91 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے

صوبائی ملازمین اور پنشنرز کے لئے ریلیف اقدامات

جناب سپیکر!

۹۵۔ ہماری حکومت کو سرکاری ملازمین کے امور حکومت چلانے میں کردار کا بخوبی علم ہے اور یہ کوشش رہی ہے کہ سرکاری ملازمین کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دیا جائے۔اگرچہ موجودہ حکومت کو مالی مشکلات کا سامنا رہاہے۔اس کے باوجود صوبائی حکومت نے رواں مالی سال کے دوران صوبہ بھر کے مختلف محکموں میں کئی آسامیاں اپ گریڈ کیں۔جن میں محکمہ صحت میں پیرا میڈیکس کی 10 ہزار 572، محکمہ اعلیٰ تعلیم کی 166، محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی 52 اور صوبہ بھر کے تقریباً 2 ہزار کمپیوٹر آپریٹرز اور ڈیٹا پراسیسنگ سپروائزرز، کی آسامیاں شامل ہیں۔اس کے علاوہ صوبے کے انتظامی ڈھانچے میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرنے والے PMS افسران کے کئی دیرینہ مطالبات منظور کئے گئے اور ان کے باقی ماندہ مطالبات پر بھی کام جاری ہے۔اور انشاءاللہ جلد اس کام کے نتائج بھی سامنے آجائیں گے۔

۹۶۔ آئندہ سال کے لئے سرکاری ملازمین کے لئے مندرجہ ذیل پیکج کا اعلان کیا جاتا ہے۔

☆ صوبائی سرکاری ملازمین کی تنخواہ اور الاؤنسز میں اضافہ کی خاطر عبوری الاؤنس 2013 میں سے 10 فیصد اور عبوری الاؤنس 2014 کو جاری بنیادی تنخواہ میں ضم کیا جاتا ہے۔ بقایا عبوری الاؤنس 2013 یعنی 5 فیصد 30 جون 2016 کی سطح پر منجمد اور برقرار رہے گی۔اس کے علاوہ جاری

تنخواہوں میں 10 فیصد اضافے کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔

- ☆ معذور افراد کو سپیشل کنوینس الاؤنس 1000 روپے ماہانہ مقرر کیا جا رہا ہے۔
- ☆ قاصد/ نائب قاصد/ دفتری کا متفرق الاؤنس 300 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 450 روپے ماہانہ کیا جا رہا ہے۔
- ☆ سکیل 1 سے 15 تک کے ملازموں کو بعد از دفتری اوقات کام کرنے کی صورت میں ملنے والے کنوینس میں 50 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔
- ☆ درجہ چہارم کے ملازمین سکیل 1 سے 4 کے ملازمین کو ملنے والے واشنگ الاؤنس اور ڈریس الاؤنس 100 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 150 روپے ماہانہ کئے جا رہے ہیں
- ☆ صوبائی ملازمین کو M.Phil الاؤنس کی ادائیگی P.hd الاؤنس کے 25 فیصد یعنی 2500 روپے ماہانہ کے مطابق دیا جائے گا۔
- ☆ ایڈیشنل چارج الاؤنس اور ڈیپوٹیشن الاؤنس کی بالائی حد 6000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 12000 روپے کی جا رہی ہے۔
- ☆ کرنٹ چارج کی خصوصی تنخواہ کی بالائی حد 6000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 12000 روپے ماہانہ کی جا رہی ہے۔
- ☆ Qualification Pay میں 50 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے اور اس میں ,ACCA, CIMA CA, ICMA, ICWA, NMC, NDC, SMC اور MCMC وغیرہ وغیرہ شامل ہوں گے۔

جناب سپیکر!

۹۷۔ سرکاری ملازمین کے ساتھ ساتھ پینشنرز بھی حکومت کی نظر میں اتنی ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ حکومت ان کو درپیش مسائل سے بخوبی آگاہ ہے۔ پنشنرز کو ریلیف دینے کی خاطر حکومت یہ اعلان کرتی ہے کہ:

- ☆ صوبائی سطح کے پنشنرز کی پنشن میں یکم جولائی 2016 سے 10 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ البتہ

☆ صوبائی حکومت کے 85 سال سے زائد عمر پنشنرز کی پنشن میں یکم جولائی 2016 سے 25 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے۔

۹۸۔ تنخواہ، پنشن اور الاؤنسز میں اضافے پر تقریباً 14 ارب 20 کروڑ روپے کے اضافی اخراجات اٹھیں گے۔

جناب سپیکر!

۹۹۔ میں اپنے تقریر میں اب تک مختلف شعبوں میں بہت سے نئے چھوٹے بڑے فلاحی منصوبوں کا ذکر کر چکا ہوں۔ اب میں اس ایوان کی خدمت میں چند بڑے بڑے منصوبوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں جن کے ذریعے موجودہ حکومت اگلے سال میں صوبے میں روزگار کی فراہمی اور ترقی کے سفر کو مزید تیز کرنا چاہتی ہے۔

☆ نجی شعبے میں مزدوروں کی کم از کم تنخواہ 14 ہزار روپے مقرر کی جاتی ہے۔

☆ اگلے سال کے بجٹ میں 36 ہزار 232 آسامیاں پیدا کی جارہی ہیں جن میں سے زیادہ تر تعلیم اور صحت کے شعبوں میں ہیں۔

☆ ان آسامیوں میں لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کو باقائدہ بناتے ہوئے 13 ہزار 200 آسامیاں بھی شامل ہیں۔

☆ اس کے علاوہ 1088 ویکسینیٹرز کی آسامیاں یونین کونسل کی سطح پر تجویز کی جارہی ہیں۔

☆ 11 ہزار سے زائد سپیشل پولیس فورس کے ارکان کی مدت ملازمت میں 3 سال کی توسیع کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔

☆ 3 ارب کے خرچے سے صوبے کی تقریباً ایک کروڑ آبادی کو صحت کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے لئے ہیلتھ انشورنس کا پروگرام تمام صوبے پر پھیلا دیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت ہر غریب خاندان کو سال بھر میں ایک لاکھ 75 ہزار روپے تک کی صحت کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

☆ بدقسمتی سے موجودہ حکومت کو ورثے میں ایسا تعلیمی بنیادی ڈھانچہ ملا تھا جس میں پرائمری، سیکنڈری اور ہائیر

سیکنڈری سطح پر سکولوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ زیادہ تر سکول بنیادی سہولیات سے محروم تھے۔گزشتہ تین سالوں میں موجودہ حکومت نے پچھلے 70 سال کی عدم توجہی کی کسر پوری کرنے کی کوشش کی ہے اور ہم اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب بھی ہیں۔اگلے دو سالوں میں ہم پرائمری سطح پر تمام missing facilities پوری کرنے کی کوشش کرینگے اور مڈل اور سیکنڈری سطح پر زیادہ تر سکول تمام سہولتوں سے مزین ہونگے۔ ہائیر سیکنڈری سطح کے تمام سکولوں کو یکساں معیار پر لاتے ہوئے ان کی تمام ضروریات پوری کی جائیں گی۔

- ☆ مردان میں طالبات کے لئے پاکستان کی تاریخ کا پہلا کیڈٹ کالج قائم کیا جائے گا۔
- ☆ بونیر میں خان عبدالولی خان کیمپس اور چترال کیمپس کو full fledged یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے گا۔
- ☆ دیراپر میں انجینئرنگ یونیورسٹی کا سب کیمپس قائم کیا جائے گا۔
- ☆ لکی مروت میں بنوں یونیورسٹی کا سب کمپس تعمیر کیا جائیگا۔
- ☆ پشاور یونیورسٹی میں کریمینولوجی اینڈ فرانزک سائنس انسٹیٹوٹ 20 کروڑ روپے میں قائم کیا جائے گا۔
- ☆ اس کے علاوہ ایک ارب روپے صوبے میں نوجوانوں کی فلاح کے منصوبوں کے لئے خرچ کیئے جائے گے۔ضرورت پڑنے پر اس رقم میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔اس فنڈ کے ذریعے سرکاری زمینوں پر صوبے میں نوجوانوں کے لئے 100 یوتھ سنٹرز قائم کیئے جائیں گے۔اس مقصد کے لئے نوجوانوں پر مشتمل ایک یوتھ کونسل قائم کی جائے گی جو نوجوانوں کے فلاح و بہبود کے لئے تجاویز مرتب کرے گی۔
- ☆ بنک آف خیبر کے ذریعے نوجوانوں کے لئے یوتھ چیلنج فنڈ کی سکیم کے تحت 2 لاکھ سے 20 لاکھ تک کے بلاسود قرضے ایسے نوجوانوں کو دیئے جارہے ہیں جو نجی شعبے میں چھوٹے کاروبار کے لئے تجاویز تیار کرینگے۔
- ☆ نوجوانوں کو بامقصد اور تعمیری زندگی فراہم کرنے کے لئے آج کے دور میں آئی ٹی اور سائنس انتہائی اہم ہیں۔حکومت سائنس کلچر کے فروغ، یونیورسٹیوں کی سطح پر تحقیق اور نوجوانوں کی جدت واختراعی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لئے 61 کروڑ روپے کے 32 منصوبوں پر کام کرے گی جن میں Agriculture

Cloud اور Mobile Application Development کے منصوبے شامل ہیں۔ان منصوبوں کے ذریعے ہزاروں نوجوانوں کو روزگار کے معیاری مواقع فراہم ہونگے۔

- ☆ سوات ایکسپریس وے ملاکنڈ ڈویژن کی معاشی حالت کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوگا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت "سوات ایکسپریس وے" کی 34 ارب روپے لاگت سے منظوری دی جاچکی ہے۔میں اعلان کرتا ہوں کہ اس منصوبے کو ڈیڑھ سال کے اندر یعنی دسمبر 2017 تک مکمل کیا جائے گا۔
- ☆ سوات ایکسپریس وے کے فیز 2 یعنی چکدرہ سے مینگورہ تک کی فزیبیلیٹی سٹڈی وفاقی حکومت کے PSDP میں شامل کردی گئی ہے۔
- ☆ اسلام آباد مارگلہ ہل سے چھانگلہ گلی روڈ تقریباً 67 کروڑ روپے سے تعمیر کی جائے گی اور اس طرح اسلام آباد سے خیبر پختونخوا کا راستہ مختصر کردیا جائے گا۔
- ☆ PSDP میں پشاور سے اٹک جی ٹی روڈ کو اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ صوبائی حکومت کی کوششوں سے شامل کرلیا گیا ہے۔
- ☆ حیات آباد اور یونیورسٹی ٹاؤن اور ریگی ماڈل ٹاؤن کی سڑکوں کو ایک ارب روپے کی مالیت سے بہتر بنایا جائے گا۔
- ☆ ناردرن بائی پاس سے ورسک روڈ تک سڑک پر 5 ارب روپے کا کام جاری ہے اس کے علاوہ ورسک روڈ سے حیات آباد تک 7 ارب روپے کی لاگت سے نئے سڑک کی تعمیر کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔
- ☆ پشاور، کوہاٹ بائی پاس جس کی لمبائی تقریباً 15 کلومیٹر ہے کی تعمیر کیلئے زمین کے حصول کے لئے 50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔اس سڑک پر چکردار چوراہا فلائی اوور بھی شامل ہے۔
- ☆ پشاور ضلع میں خاص طور پر اندرون شہر سڑکوں کی از سر نو تعمیر۔
- ☆ ایبٹ آباد، ہری پور اور مانسہرہ میں بائی پاسز کی تعمیر کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔
- ☆ کوہاٹ شہر میں ٹریفک کی روانی کو بہتر کرنے کے لئے فلائی اوور تعمیر کیا جائے گا۔
- ☆ دسمبر 2016 تک پشاور میں 100 نئی ائر کنڈیشنڈ بسیں نجی شعبے کے تعاون سے چلانے کا منصوبہ ہے۔

- ☆ اس کے علاوہ 23 کلومیٹر پر محیط ریپڈ بس سروس 20 ارب کی لاگت سے ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے شروع کی جائے گی۔ یہ منصوبہ دسمبر 2017 تک مکمل کرلیا جائے گا۔
- ☆ بلین ٹری سونامی ایفارسٹیشن (Billion Tree Tsunami Afforestation) فیز۔II کے تحت 25 کروڑ نئے پودے لگائے جائیں گے۔
- ☆ کسانوں کو بیج، کھاد اور کیڑے مار دوائیاں فراہم کرنے کے لئے 3 ارب روپے کا ایک جامع پیکج تیار کیا جارہا ہے۔
- ☆ 3 ارب 60 کروڑ کی مالیت سے گومل زام ڈیم کے پانی سے 2 لاکھ ایکڑ رقبے کو سیراب کرنے کا منصوبہ دسمبر 2017 تک مکمل کیا جائے گا۔
- ☆ صوبائی حکومت کی کوششوں سے لکی مروت اور بنوں میں باران ڈیم کی تعمیر PSDP میں شامل کرلی گئی ہے۔
- ☆ تجرباتی کامیابیوں کے بعد حکومت ایک ارب روپے کے خرچ سے ایک کروڑ زیتون کے پودے 2 سالوں میں فراہم کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ معیاری پھلدار اور زیتون کے پودے زمینداروں میں تقسیم کیئے جائیں گے۔
- ☆ 26 لاکھ 800 میٹرک ٹن گندم کا تصدیق شدہ بیج خریدا اور زمینداروں میں پیداوار میں اضافے کیلئے تقسیم کیا جائے گا۔ اور صوبے کے 40 فیصد قابل کاشت مگر غیر آباد رقبے کو زیر کاشت لانے کے لئے کسانوں کو 30 کروڑ روپے کا امدادی پیکج دیا جائے گا۔ اس پیکج کے تحت چھوٹے کاشتکاروں کو بنجر زمین آباد کرنے اور سولر ٹیوب ویل لگانے کے لئے امداددی جائے گی۔
- ☆ کسانوں کو زرعی آلات کے استعمال سے روشناس کرانے کے لئے 3 کروڑ روپے کا منصوبہ شروع کیا جائے گا اور اس کے تحت کسانوں کو extension centers کے ذریعے زرعی آلات سستے کرایہ پر دیئے جائیں گے۔
- ☆ صوبے کے ٹھنڈے علاقوں میں سرمائی فصلوں کی ترویج کے لئے 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔
- ☆ صوبائی حکومت تمام پارلیمانی پارٹیوں کے ہمراہ صوبے کے حقوق کے لئے جدوجہد کرتی رہی ہے۔ اس

جدوجہد میں چائنہ پاکستان اقتصادی راہداری میں صوبے کا جائز حصہ حاصل کرنا بھی شامل ہے۔ہم سب کی مشترکہ کوششوں کے نتیجے میں کوہاٹ سے جنڈ موٹروے اور ڈیرہ اسماعیل خان سے پشاور تک انڈس ہائی وے کو موٹروے کا درجہ دینے کے منصوبوں پر اتفاق ہو چکا ہے۔اور یہ منصوبے وفاقی PSDP کا حصہ ہے۔

غرورِ دھر کی اس شوخ حوادث کی قسم

ہم نے بھی پیار سے ملنے کی قسم کھائی ہے

☆ چشمہ رائٹ بنک کینال اس صوبے کی ترقی کے لئے بے انتہا اہم ہے۔ ہمارا دیرینہ مطالبہ تھا کہ وفاقی حکومت اس منصوبے کو اپنے ترقیاتی پروگرام میں شامل کرے۔اس سال ہماری بڑی کامیابی ہے کہ وفاقی حکومت نے اس مطالبے کو تسلیم کیا اور منصوبے کے 65 فیصد اخراجات اٹھانے کی حامی بھرلی۔میں اعلان کرتا ہوں کہ 121 ارب روپے کے اس منصوبے پر انشاء اللہ اس سال عملی کام کا آغاز کیا جائے گا،اس منصوبے کی تکمیل سے ڈیرہ اسماعیل خان اور ٹانک کی تقریباً 2 لاکھ 86 ہزار ایکڑ اراضی مستقل بنیادوں پر آبپاشی کی سہولت میسر ہوگی۔

☆ حکومت 18 مزید صنعتی بستیاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں سے 8 بستیاں چائنہ پاکستان اقتصادی راہداری کا حصہ ہوں گی ان اقدامات سے صوبے میں اگلے تین سالوں میں 20 لاکھ افراد کو روزگار ملے گا۔

☆ موجودہ حکومت کی کوشش کہ نتیجے میں وفاقی حکومت اس بات پر آمادہ ہوگئی ہے کہ 100mmcfd قدرتی گیس صوبے میں بجلی کی پیداوار کے لئے مختص کی جائے۔امید ہے کہ اس کے نتیجے میں صوبہ نہ صرف اپنی قدرتی گیس کو خود استعمال کر سکے گا بلکہ پیدا شدہ بجلی صنعتوں کو فراہم کر کے سرمایہ کاری اور روزگار کو مزید فروغ بھی دے سکے گا۔

☆ خواجہ سراؤں کی فنی مہارت اور بحالی کیلئے سنٹر کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔

☆ ناساپہ کے مقام پر 43 کروڑ 79 ہزار روپے کی لاگت سے زمونگ کور منصوبے کا آغاز کیا گیا

ہے۔ جہاں ابتدائی طور پر ایک ہزار لاوارث بچوں کو ایک ہی چھت تلے معیاری رہائش، تعلیم، کھیل کود، طبی سہولیات اور بہترین فنی تربیت دی جائے گی۔ اس منصوبے کے انتظام کے لئے ایک خودمختار بورڈ قائم کر دیا گیا ہے۔

☆ اَقلیتی برادری کے مندروں، گردواروں اور گرجا گھروں کی تزئین و آرائش کے لئے 9 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے اور اَقلیتی برادری کے تعلیمی اداروں میں طلباء وطلبات کو وظائف، درسی کتب اور یونیفام فراہم کی جائینگی۔

☆ ضلع نوشہرہ، کوہاٹ، درگئی، ٹل، شبقدر، ٹانک، طوطائی اور کلاچی میں جوڈیشل کمپلکس کی تعمیر کو ممکن بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۰۔ میں آپ کی وساطت سے معزز اراکین، پوری قوم اور خیبر پختونخوا کے عوام کو یہ واضح پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے ارادے نیک ہیں۔ ہمارا اتحاد اخلاص اور جذبہ خدمت پر مبنی ہے جب ہم اپنی حالت کے بدلنے کا عزم رکھتے ہیں تو اللہ رب ذوالجلال بھی ہماری حالت سدھار دے گا۔ انشاءاللہ ہمارے نیک ارادوں کی تکمیل کیلئے ہمیں بزرگوں، ماؤں، بہنوں کی دعائیں، نوجوانوں کی پشت پناہی اور ہر امیر و غریب کی حمایت درکار ہے ان کی دُعاؤں اور ہماری جدوجہد کے طفیل یہ صوبہ ایک ایسے خطہ زمین کا منظر پیش کریگا جہاں امن ہوگا، تعلیم صحت و رہائش اور انصاف، روزگار و خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ انشاءاللہ۔

اسلام زندہ باد۔۔ پاکستان پائندہ باد۔۔ خیبر پختونخوا ہمیشہ آباد رہے۔